عنبر۔ناگ۔ماریا۔(۲۶)
پُل ٹوٹ گیا
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

فہرست

منگول گوریلا

پُل ٹوٹ گیا

سُنو پیارے بچو:

شیر نے کمالا پر حملہ کیا اور اسے ہڑپ کر گیا۔

ارژنگ جاسوس سمندر کے راستے جیل سے فرار ہو گیا۔ چین کا شاہی حکیم ناگ سے بدلہ لینے کی سازش کرتا ہے۔

ماریا عنبر کی تلاش میں شاہی محل کی طرف آ رہی ہے۔ وہ دور سے ایک پہاڑی کے اُوپر خانقاہ دیکھتی ہے۔ اس خانقاہ میں جاسوس ارژنگ بھی ہے۔ وہ بھاگ جاتا ہے۔ ماریا کو یہاں پکڑ لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ایک دریا کے اوپر بنے ہوئے پُل پر سے گزرتے ہیں کہ پُل ٹوٹ جاتا ہے

جاسوس پُجاری

ماریا کو ایک ٹیلے پر خانقاہ دکھائی دی۔

یہ خانقاہ اسی پہاڑی راستے پر تھی جس پر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ ارژنگ اس کے آگے آگے تھا۔ اسے کوئی خبر نہ تھی کہ ماریا اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ اسے خبر ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ ماریا غائب تھی اس کا گھوڑا بھی غائب تھا کمالا کے شیر کے ہاتھوں مارے جانے کا اسے بہت افسوس تھا۔ مگر وہ اکیلا شیر کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ گھوڑے پر سوار بھاگتا چلا گیا اس نے اپنا کام پورا کر لیا تھا سانپ نے چین کے ولی عہد کو کاٹ کھایا تھا اور اسے یقین تھا کہ شہزادہ اب

میں جا کر سرخرو ہو سکے گا اب اس کا چین میں رہنا بے کار تھا۔ ویسے بھی اس کے پیچھے فوج کے سپاہی لگے ہوئے تھے وہ جتنی جلدی ہو سکے چین سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔

ٹیلے والی خانقاہ میں اس کے قبیلے کا ایک گوریلا جاسوس پُجاری کے بھیس میں رہتا تھا ارژنگ چلتے چلتے تھک گیا تھا۔ ویسے بھی وہ جاسوس پجاری سے ملاقات اور مشورے کے بعد آگے جانا چاہتا تھا۔ وہ خانقاہ کی طرف مڑ گیا۔ نیچے سے ماریا نے ارژنگ کو خانقاہ کی طرف مڑتے دیکھ لیا۔ وہ خوش ہو گئی کہ اس نے اپنے دشمن کو پا لیا ہے۔ اس نے بھی خانقاہ کی طرف گھوڑا موڑ دیا۔

ارژنگ خانقاہ کے سامنے والے دروازے سے داخل ہونا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے شبہ تھا کہ کہیں سپاہی اس کی تلاش میں وہاں بھی نہ پہنچ گئے ہوں اب جبکہ اس کے خیال میں ولی عہد شہزادہ مارا گیا تھا سپاہی

اس کی تلاش میں پاگل کتوں کی طرح پھر رہے ہوں گے۔ احتیاط سے کام لیتے ہوئے وہ خانقاہ کے پیچھے آ گیا۔ یہاں ایک درخت کے نیچے اس نے گھوڑا اور خود خانقاہ کی پچھلی دیوار والی کھڑکی کے پاس آ کر اس نے کواڑ پر آہستہ سے دستک دی۔

اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ ارژنگ نے دوبارہ اپنے خاص انداز میں دروازے پر پھر ہاتھ مارا۔ اس دفعہ کھڑکی کا پٹ کھل گیا سامنے ایک خادمہ کھڑی تھی۔ اس نے ارژنگ سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور کس سے ملنا چاہتا ہے؟

ارژنگ نے کہا:

''میں مسافر ہوں۔ سفر کرتے شام ہو گئی ہے کیا میں تھوڑی دیر کے لیے خانقاہ میں ٹھہر کر آرام کر سکتا ہوں؟''

خادمہ نے کہا:

''تم مسافر ہو تو تمہیں پچھلی کھڑکی سے آنے کی ضرورت تھی؟ تم بڑے دروازے کی طرف سے کیوں نہیں آئے؟''

ارژنگ کچھ پریشان سا ہو گیا کہ یہ کس بلا سے پالا پڑ گیا ہے۔

''بہن میں ناواقف ہوں اسی طرف سے آ رہا ہوں میرا خیال تھا کہ شاید خانقاہ کو یہی راستہ جاتا ہے۔''

خادمہ نے کہا:

''تم مجھے کوئی چور معلوم ہوتے ہو۔ چلے جاؤ۔ یہاں سے، یہاں تم جیسے لوگوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔''

اتنا کہہ کر خادمہ نے کھڑکی کا پٹ بند کر دیا۔ ارژنگ اسے پکارتا ہی رہ گیا اس بڑا غصہ آیا کہ یہ بدتمیز خادمہ کہاں سے ٹپک پڑی۔ کیونکہ اس سے پہلے جب وہ خانقاہ میں پجاری جاسوس سے ملنے آیا تھا تو یہ خادمہ نہیں تھی۔ اس نے سوچا کہ بڑے دروازے سے اندر چلا

جائے۔ مگر پھر اسے سپاہیوں کا خیال آ گیا اور اس نے یہ ارادہ ترک کر
دیا اب سوائے کھڑکی کے راستے خانقاہ کے اندر جانے کے اور کوئی
راستہ نہیں تھا۔ اس نے دوبارہ دروازے پر زور زور سے ہاتھ مارا۔

خادمہ نے غصے میں دروازہ کھول کر کہا:

"تم جاتے ہو یا بڑے پجاری کو بلا کر تمہاری مرمت کراؤں؟"

ارژنگ نے کہا:

"میں بڑے پجاری سوانگ سے ملنا چاہتا ہوں۔ ذرا انہیں بلا دو۔"

خادمہ نے طنز کے ساتھ کہا:

"واہ وا، یہ منہ اور مسور کی دال۔ کہاں تم اٹھائی گیرے چور اور کہاں
اس خانقاہ کا بڑا پجاری سوانگ فو...... تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔
اگر جان کی امان چاہتے ہو تو یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔ نہیں تو ابھی
نوکروں کو بلا کر تمہاری پٹائی کرواتی ہوں۔"

ارژنگ کا پارہ ایک دم چڑھ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر خادمہ کے منہ
پر ہاتھ رکھ کر اس کی گردن پکڑ لی اور منہ میں کپڑا ٹھونس کر فرش پر پھینک
دیا۔ خادمہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اس کام سے فارغ ہو کر
ارژنگ خانقاہ کے صحن میں آ گیا پجاری زرد رنگ کے لباس میں پھول
ہاتھوں میں لیے خانقاہ کے بڑے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔
ارژنگ سمجھ گیا کہ خانقاہ میں پوجا شروع ہے اور سوانگ اس وقت اندر
ہی ہو گا، چنانچہ وہ سیدھا سوانگ کے کمرے کی طرف آ گیا۔ اس کا
کمرہ کھلا تھا۔ اندر جا کر ارژنگ نے دروازے کو کنڈی لگا دی۔ پھر وہ
تخت پوش پر بیٹھ کر تھالی میں رکھی ہوئی انجیریں مزے سے کھانے اور
سوچنے لگا کہ یہاں سے وہ کس طرف کو جائے گا؟
اس زمانے میں خشکی کے راستے سفر کرنا بڑا دشوار ہوا کرتا تھا۔۔ وہ
واپس اپنے ملک میں جانا چاہتا تھا یہ ملک چین کی سرحد کے جنوب

مغرب کی جانب واقع تھا۔ وہاں تک وہ خشکی کے راستے بھی سفر کر کے جا سکتا تھا۔ لیکن ایک تو راستہ دشوار گزار تھا اور دوسرے اس کے پاس سواری کے لیے ایک ہی گھوڑا تھا اس کا ارادہ سمندر کے راستے واپس جانے کا تھا کیونکہ سمندر میں مسافروں کے جہاز عام چلا کرتے تھے۔ وہ ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے چھ دن کے اندر اندر اپنے وطن پہنچ سکتا تھا۔ سمندری جہاز میں اسے کھانے پینے کو بھی مل سکتا تھا جب کہ خشکی میں کچھ نہ ملتا تھا۔ ویسے بھی خشکی میں ہر قدم پر اس دھڑ کا لگا رہتا کہ سمندری جہاز میں ایسا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

وہ کمرے میں چپ چاپ بیٹھا سوچتا رہا اور انجیریں کھاتا رہا۔ پھر وہ تخت پوش پر لیٹ گیا اور اس نیند آ گئی۔ کچھ دیر بعد جب شام ہو چکی تھی تو خانقاہ کا جاسوس پجاری سوانگ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ ایک اجنبی شخص کو اپنے کمرے میں سوئے ہوئے دیکھ کر

حیران ہوا قریب آ کر اس نے جھک کر دیکھا کہ وہ تو اس کا ساتھی جاسوس ارژنگ تھا اس نے بازو ہلا کر اسے جگایا ارژنگ نے اٹھتے ہی اپنے دوست جاسوس کو گلے سے لگا لیا۔ سوانگ نے پوچھا:

"تم کب سے یہاں لیٹے ہو؟"

ارژنگ نے کہا:

"تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں؟"

ارژنگ بولا:

"ہاں، تمہاری خادمہ نے مجھے دیکھا ہے بڑی بدتمیز خادمہ رکھی ہے تم نے۔ میں بڑے دروازے سے بچ بچا کر پچھلی کھڑکی پر آیا مگر تمہاری ضدی خادمہ نے مجھے اندر ہی نہیں گھسنے دیا۔ الٹا مجھے چور کہا۔"

سوانگ ہنس پڑا!

"اسے معاف کر دو، وہ میری بڑی وفادار خادمہ ہے اس کیا معلوم

تھا کہ تم کون ہو۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو کبھی تمہارے ساتھ یہ سلوک نہ کرتی اچھا تم یہ بتاؤ کہ اپنے کام میں کامیاب ہوئے ہو یا نہیں؟"

ارژنگ نے کہا:

"کل تک تمہیں خبر پہنچ جائے گی۔"

سوانگ نے دل چسپی لیتے ہوئے پوچھا:

"کون سی خبر؟"

ارژنگ نے مونچھوں پر ہاتھ پھیرا اور کہا:

"ہم نے ولی عہد شہزادے کو ہلاک کر دیا ہے۔"

سوانگ بولا:

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

ارژنگ کہنے لگا:

"تو اور کیا جھوٹ بول رہا ہوں؟"

سوانگ نے ارژنگ کو سینے سے لگایا اور منصوبے کی تکمیل پر اسے بڑی مبارک باد دی۔

"ارژنگ تم نے اور کمالا نے مل کر وہ کام کیا ہے جو ہمارے پورے قبیلے میں کوئی نہیں کر سکتا تھا سردار اس خبر کو سن کر بے حد خوش ہوگا اور تمہیں قبیلے کا خاص انعام ملے گا۔"

ارژنگ نے کہا:

"مگر ایک بڑی افسوس ناک بات ہوئی ہے۔"

"وہ کیا؟" حیرانی سے جاسوس پجاری کا منہ کھل گیا "تم تو خیریت سے ہو ناں؟"

ارژنگ نے کہا:

"ہم دونوں اپنا کام ختم کرنے کے بعد وہاں سے اس طرف آ رہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ شیر نے کمالا پر اچانک حملہ کر دیا۔ میں نے

تلوار کھینچ لی۔ مگر اتنی دیر میں شیر نے کمالا کو ہڑپ کر لیا تھا۔"

پجاری جاسوس بولا:

"وہ بڑی قیمتی عورت تھی اس کی موت سے ہمارے قبیلے کو بڑا نقصان ہوا ہے؟"

ارژنگ نے کہا:

جس وقت سانپ نے شہزادے کی گردن پر کاٹا ہے ہم اس وقت محل سے نکل بھاگے تھے۔ کیونکہ اب تو معاملہ سنگین ہو گیا تھا۔ ہمارا وہاں ایک پل کے لیے بھی بہت بڑے خطرے کا باعث بن سکتا تھا؛ چنانچہ ہم وہاں سے بھاگ اٹھے۔ مگر سانپ اس قدر زہریلا تھا کہ اس میں کوئی شبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ شہزادے کی گردن پر سانپ نے کاٹا تھا اور وہ ضرور مر گیا ہو گا۔ کل تک سارے چین میں اس موت کی خبر پھیل جائے گی۔"

جاسوس پجاری کرسی پر بیٹھ گیا

"تم نے کچھ کھایا ہے؟"

"تھالی میں تمہاری انجیریں ختم کر دی ہیں اب مجھے بھوک نہیں رہی۔ تم ستاؤ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہمارے آدمی ٹھیک کام کر رہے ہیں؟"

سوانگ نے کہا۔

"سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک کام کر رہے ہیں اس خانقاہ میں صرف میں اکیلا ہوں ساتھ والے گاؤں میں ہمارا ایک جاسوس سرائے کھول کر بیٹھا ہوا ہے سارے ملک سے ہمارا جو بھی گوریلا آتا ہے وہ اسی سرائے میں آ کر ٹھہرتا ہے تم پہلے جاسوس ہو جو کھڑکی کے راستے یہاں آئے ہو۔"

"میں نے وہ سرائے کبھی نہیں دیکھی۔"

"خیر یہ بتاؤ کہ تم کب تک قیام کرو گے؟"

"میرا خیال ہے کہ میں رات گزارنے کے بعد صبح منہ اندھیرے ہی یہاں سے نکل جاؤں گا۔ کیونکہ میرا راز کھل گیا ہے فوج کے سپاہی میری تلاش میں ہیں اگر میں یہاں زیادہ دن رہا تو ہو سکتا ہے کہ میں پکڑ لیا جاؤں۔"

"پھر تو تمہیں اس کمرے سے بھی باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ کیونکہ اس خانقاہ میں اکثر کوئی نہ کوئی فوجی آتا رہتا ہے اور پھر تمہاری تو انہیں تلاش بھی ہے۔"

"میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ اسی کمرے میں چپکے سے پڑا رہوں اور دن نکلنے سے پہلے پہلے اندھیرے میں ہی یہاں سے کوچ کر جاؤں۔"

جاسوس پجاری نے پوچھا:

"مگر یہ مخبری کس نے کی؟ یہ کس نے بادشاہ کو خبر دی کہ تم شہر کے اندر ایک حویلی میں رہ رہے ہو؟"

"بادشاہ کے جاسوس بھی بڑے ہوشیار ہیں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ کسی کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہم نے ولی عہد کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اگر ہمارا راز فاش ہو جاتا تو سب سے پہلے کمالا پکڑ لی جاتی، اسے فوراً قتل کر دیا جاتا اور ہمارا کام دھرے کا دھرا رہ جاتا۔"

"یہ ہماری قوم کی، ہمارے قبیلے کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارا راز فاش نہیں ہوا، ورنہ اس کے بعد ہم اپنے سردار کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہ جاتے۔"

ارژنگ نے کہا:

"سوانگ، اب تمہیں بھی یہاں بے حد ہوشیار ہو کر رہنا ہو گا۔ کیونکہ بادشاہ کے جاسوس چپے چپے پر پھر رہے ہیں۔"

سوانگ نے کہا:

"تم میری فکر نہ کرو میں یہاں ہر طرح سے ہوشیار اور چوکس ہوں اور پھر عرصہ بارہ برس سے اس خانقاہ میں بیٹھا ہوں۔ لوگوں کا مجھ پر بے حد اعتماد ہو گیا ہے۔ کسی کو خواب میں بھی شک نہیں پڑ سکتا کہ میں دشمن قوم کا جاسوس ہوں اور چین میں تخریبی کارروائیاں کروا رہا ہوں۔

اچانک ارژنگ کو خادمہ کا خیال آ گیا۔

"ارے بھائی میں تو بھول ہی گیا تمہاری خادمہ تو پچھلے کمرے میں پڑی ہے میں نے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تھا۔"

سوانگ نے ہنس کر کہا۔

"اگر کچھ دیر بعد بتاتے تو اس بے چاری کا کام تمام ہو گیا تھا اچھا میں اس کی خبر لیتا ہوں اتنی دیر تم آرام کرو رات کا کھانا ہم دونوں اکٹھے ہی کھائیں گے۔"

سوانگ باہر جانے لگا تو ارژنگ نے اسے بلا کر کہا۔

"ایک بات دماغ میں اچھی طرح بٹھا لو۔ یہاں کوئی بھی اپنے قبیلے کا جاسوس آئے اس کے ساتھ کسی کھلی جگہ کبھی کوئی بات نہ کرنا اسے کمرے میں لے جا کر دروازہ اندر سے بند کر کے بات کرنا اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے شک ہے کہ ایک ایسی عورت ہمارے پیچھے لگی ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔"

سوانگ نے تعجب سے پوچھا:

"کیا مطلب؟"

ارژنگ بولا:

"مطلب یہ ہے کہ اس عورت کو میرے خیال کے مطابق کسی نے جادو کے زور سے غائب دیا ہے۔ یا وہ خود غائب ہو گئی ہے۔"

"کمال ہے یعنی آج کے زمانے میں بھی کوئی شخص غائب ہو سکتا ہے؟"

"میں نے دو ایک بار اسے اپنے آس پاس چلتے محسوس کیا ہے اس نے اس سے پہلے ورشا پر حملہ بھی کیا تھا اور میرا خیال ہے کہ اسی عورت نے چین کے بادشاہ کے آگے ہماری مخبری کی ہے، ورنہ بادشاہ کے فرشتوں کو بھی ہمارے بارے میں علم نہیں ہو سکتا تھا۔"

"اچھا بھائی میں تم پر یقین کر لیتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر سوانگ باہر نکل گیا۔

غیبی دُشمن

ارژنگ نے اندر سے کنڈی لگا لی اور سو گیا۔

ماریا نے ارژنگ کو خانقاہ کی طرف مڑتے دیکھ لیا تھا، چنانچہ وہ بھی خانقاہ کی سمت مڑ گئی۔ خانقاہ کے بڑے دروازے کے سامنے آ کر وہ رک گئی یہ کوئی بڑی پرانی خانقاہ تھی اس میں کسی بہت بڑے چینی بزرگ کی قبر تھی جہاں آ کر اردگرد کے دیہات کے لوگ چڑھاوے چڑھاتے اور لوبان جلاتے تھے خانقاہ کے دروازے سے لوبان کی خوشبو آ رہی تھی۔

ماریا کو یقین تھا کہ ارژنگ اسی خانقاہ میں گیا ہے مگر وہ اسے کہیں

دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ اپنا گھوڑا کس جگہ باندھے۔ وہ اکیلی بڑے آرام سے اندر گھوم پھر کر، کمرہ کمرہ، کوٹھڑی کوٹھڑی جھانک کر ارژنگ کو تلاش کرنا چاہتی تھی۔

وہ گھوڑے پر سوار خانقاہ کے پچھواڑے آ گئی۔ یہاں ٹیلے کی ڈھلان پر ایک گھائی میں تھوہر اور ناگ پھنی کی گھنی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں۔ گھوڑا باندھنے کے لیے اس سے بہتر جگہ اور نہیں تھی۔ ماریا گھائی میں آ گئی یہاں اس نے گھوڑے کے آگے بہت سا گھاس توڑ کر ڈالا اور اس کی رسی ڈھیلی کر کے ایک درخت سے باندھ دی۔ گھوڑا اب ظاہر ہو گیا تھا۔ مگر ماریا غائب تھی۔ اس کی نگاہ خانقاہ کی دیوار والی کھڑکی پر پڑ گئی۔ اسی کھڑکی کے راستے ارژنگ گیا تھا۔

ماریا نے کھڑکی کے پاس آ کر اسے غور سے دیکھا کھڑکی بند تھی اس نے کواڑوں کے ساتھ کان لگا کر سننے کی کوشش کی مگر دوسری جانب

کوئی بھی باتیں نہیں کر رہا تھا ماریا نے خیال کیا کہ کیوں نہ وہ کھڑکی پر دستک دے کر دیکھے کہ کون آ کر اسے کھولتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ارژنگ خود ہی آ جائے۔ چونکہ ماریا کو تو کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اس لیے اسے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اس نے کھڑکی پر ہاتھ مار دیا چھ سات بار کھڑکی پر دستکیں دینے کے بعد اسی بد دماغ خادمہ نے کواڑ کھول کر باہر دیکھا:

"کون ہے بدتمیز؟"

جب اسے باہر کوئی دکھائی نہ دیا تو اس نے بڑبڑاتے ہوئے کھڑکی بند کر دی۔ ماریا نے دوسری مرتبہ پھر کھڑکی کے کواڑ کھٹکھٹائے اب کے خادمہ نے غصے میں باہر دیکھا جب اس دفعہ بھی اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے دو چار بار آنکھیں جھپکائیں۔ سر کو ایک طرف ہلکا سا جھٹکا دیا اور اپنے آپ سے کہنے لگی:

"میرا خیال ہے میرے کان بجنے لگے ہیں۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں

ہے۔"

ماریا کو شرارت سوجھی اس نے قریب ہو کر کہا:

"میں جو ہوں...... چڑیل...... جن...... بھوت:"

اتنا سننا تھا کہ خادمہ چیخ مار کر دھڑام سے گر پڑی اور ماریا ہنسی ہوئی کھڑکی میں سے اندر کھو دگئی وہ خانقاہ کے صحن میں آ گئی یہاں بھی فضا بڑی پُر بہار تھی۔ دیواروں کے ساتھ ساتھ رنگ برنگے پھول کھل رہے تھے چاندی ایسے پانی کا ایک فوارہ باغ کے بیچ میں لگا تھا۔ ماریا نے محسوس کیا کہ اگر چہ وہ ایک دور دراز علاقے کی خانقاہ ہے مگر بڑی خوب صورت ہے اور اس کی اچھی طرح دیکھ بھال بھی کی جاتی ہے۔

اب اس نے ارژنگ کی تلاش شروع کر دی۔ وہ برآمدے میں سے گزرتے ہوئے ایک ایک کمرے کی کھڑکی میں سے اندر جھانک کر دیکھ لیتی۔ مگر وہاں سوائے پجاری لڑکوں اور درویشوں کے اور کچھ نہیں تھا۔

ہر کوٹھڑی میں ایک چٹائی بچھی تھی جس پر بیٹھے پجاری لڑکے آنکھیں بند کیے منتر اور اشلوک پڑھ رہے تھے۔ ماریا نے خوب اچھی طرح سے ایک ایک پجاری کے چہرے کو دیکھا۔ مگر ان میں کوئی بھی ارژنگ نہیں تھا...... تو پھر وہ کہاں چلا گیا؟ ماریا بڑے کمرے میں آ گئی۔ جہاں عورتیں، مرد اور بچے لکڑی کے بنچوں پر بیٹھ کر پوجا پاٹ کر رہے تھے۔ ماریا نے ان لڑکوں کو بھی غور سے دیکھا۔

ارژنگ ان میں بھی کوئی نہیں تھا وہ حیران ہوئی کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔ اب صرف بڑے کمرے کا پچھلا حصہ ہی رہ گیا تھا جو اس کمرے والی قبر کے عقب میں تھا۔

ماریا اس کی طرف آ گئی۔

یہ جگہ ایک پختہ دیوار کی اوٹ میں تھی اور اس پر انگور کی سرخ بیلیں

چڑھی ہوئی تھیں۔ ماریا کو یہ علاقہ بھی بہت پسند آیا۔ یہ جگہ جنت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا معلوم ہو رہی تھی ایک طرف دیوار کے ساتھ ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ بھی بہہ رہا تھا۔ وہاں سب کچھ تھا مگر جس آدمی کی ماریا کو تلاش تھی وہ اسے نہیں مل رہا تھا۔ آخر وہ قبر کے پیچھے والے علاقے میں بھی خوب چلی پھری اس نے چپہ چپہ چھان مارا مگر ارژنگ کا کسی جگہ کوئی نام ونشان تک نہ تھا۔ آخر وہ تھک کر پتھر کے ایک سٹول پر بیٹھ گئی۔ یہاں بیٹھ کر اسے کچھ سکون محسوس ہوا۔ وہ پجاریوں اور لوگوں کو ادھر اُدھر چلتے پھرتے آتے جاتے دیکھنے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ اگر ارژنگ یہاں ہوگا تو وہ اسے ضرور دکھائی دے گا۔

ماریا کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی رہی۔ شام کے سائے چاروں طرف پھیل گئے خانقاہ میں دیے اور مشعلیں روشن ہو گئیں۔ مگر ارژنگ کہیں نظر نہ آیا ماریا کو خیال آیا کہ وہ یہاں نہیں آیا شاید وہاں تھوڑی دیر رک کر آگے نکل گیا ہے وہ اٹھ کر اس جگہ آ گئی جہاں کچھ گھوڑے بندھے تھے۔ اچانک اس کی نظر ارژنگ کا گھوڑا پہچان لیا۔ اب تو اسے دنیا کی کوئی طاقت باہر نہیں نکال سکتی تھی۔ اسے اپنا کھویا ہوا دشمن مل گیا تھا ارژنگ بھی وہیں کسی کمرے میں چھپا ہوا ہے۔

اس نے اٹھ کر ایک بار پھر کمروں کی تلاشی لینا شروع کر دی جاسوس پجاری بڑے کمرے سے نکل کر باہر آ رہا تھا اور ماریا اس کمرے کے اندر جا رہی تھی کہ دونوں کی بے دھیانی میں ٹکر ہو گئی۔ جاسوس پجاری کے تو ہوش اڑ گئے۔ جب اس نے دیکھا کہ جس عورت سے اس کی ٹکر ہوئی ہے وہ اسے نظر ہی نہیں آ رہی ہے ماریا ایک دم سے پرے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اور جاسوس پجاری کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی کہ اس ٹکر نے اس پر کیا اثر کیا ہے۔ پجاری کچھ دیر اسی جگہ کھڑا اسر

کھچا تارہا پھر ایک دم سے اسے ارژنگ کا وہ حملہ یاد آ گیا کہ اس کے
تعاقب میں ایک ایسی چڑیل یا عورت لگی ہے جو خود تو سب کچھ دیکھ
سکتی ہے مگر خود کسی کو نظر نہیں آتی۔ اب وہ چوکس ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا
کہ بادشاہ کی غیبی جاسوسہ ارژنگ کی تلاش میں خانقاہ تک پہنچ گئی
ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ایک عورت اس کے قریب ہی کھڑی اس کی
ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی ہے اور وہ جدھر جائے گا اسی طرف
کو پیچھا کرے گی۔

وہ ہوشیار ہو گیا۔ وہ اب سامنے والے دروازے سے ارژنگ کے
کمرے میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ کمرے کے پیچھے آ گیا اس نے
چابی نکال کر تالا کھولا اور تھوڑا سا کواڑ کھول کر فوراً اندر چلا گیا اور جلدی
سے کھڑکی بند کر لی ارژنگ ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا اور سر کے بالوں میں
کنگھی کر رہا تھا۔ اس نے سوانگ کو کھڑکی کے راستے اندر داخل

ہوتے دیکھا تو حیرت سے بولا:

"خیر تو ہے سوانگ؟ کیا فوج کے سپاہی آ گئے ہیں؟"

سوانگ نے آہستہ سے کہا:

"آہستہ بات کرو۔ تمہاری وہ غیبی چڑیل یہاں بھی پہنچ گئی ہے۔"

ارژنگ نے سرگوشی میں پوچھا:

"مگر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ یہاں آ گئی ہے۔ وہ تو کسی کو دکھائی ہی
نہیں دیتی۔"

سوانگ بولا:

"اتفاق سے اس کی مجھ سے ٹکر ہو گئی۔ کہو اب یقین آیا؟
میں اسے جھانسہ دے کر پچھلی طرف سے آیا ہوں۔ اب تمہارے لیے
بے حد ضروری ہو گیا ہے کہ اسی جگہ چھپ کر بیٹھے رہو یہاں سے ہرگز
ہرگز باہر نہیں نکلنا۔ وہ ضرور اسی کمرے کے ارد گرد منڈلا رہی ہو گی۔"

ارژنگ اٹھ کر کھڑکی کے پاس گیا اور سوراخ میں سے باہر دیکھنے لگا۔

سوانگ نے کہا:

"بھلا وہ تمہیں کہاں نظر آئے گی ہو سکتا ہے جس سوراخ میں سے تم باہر جھانک رہے ہو وہ غیبی عورت اسی سوراخ میں سے اندر جھانک رہی ہو۔"

سوانگ نے بالکل ٹھیک بات کہی تھی۔ وہ تڑپ کر ایک طرف ہٹ گیا۔ سوانگ نے جلدی سے کھڑکی کے سوراخ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ سوانگ نے اشارہ کیا۔

ارژنگ ایک دم سے بڑے تخت پوش کے نیچے چھپ گیا۔

سوانگ نے دروازے کھول دیا۔

نوکر نے جھک کر کہا:

"حضور، کھانا تیار ہے اگر حکم ہو تو لے آؤں؟"

سوانگ نے کہا:

"ہاں، لے آؤ۔"

نوکر چلا گیا۔ سوانگ نے صرف تھوڑا سا ہی دروازہ کھولا تھا اور وہ بھی خود بیچ میں کھڑا تھا اس خیال سے کہ کہیں غیبی عورت لپک کر اندر نہ داخل ہو جائے۔ نوکر کے جاتے ہی سوانگ نے دروازہ بند کر دیا اور ارژنگ سے باہر آنے کے لیے کہا۔ ارژنگ نے باہر آ کر سوانگ سے کہا:

"دروازہ پورا تو نہیں کھولا تھا؟"

"نہیں۔ غیبی عورت سے ٹکر لگتے ہی مجھے تمہارا خیال آ گیا تھا اور میں خبردار ہو گیا۔ میں نے دروازہ تھوڑا سا ہی کھولا تھا۔"

ارژنگ کمرے میں ٹہلنے لگا:

"کیسی عجیب بات ہے کہ ایک ایسی عورت میرے پیچھے لگی ہے جو کسی

کو دکھائی نہیں دیتی۔"

پھر وہ پلٹ کر بولا: "سوانگ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا جادو نہیں ہے
کہ تم اس عورت کو اپنے قابو میں کرسکو۔ یہ ہماری زندگی اور ہمارے
منصوبے کے لیے بے حد ضروری ہے۔"

سوانگ نے کچھ سوچ کر کہا:

"جہاں تک مجھے یاد ہے ہمارے پاس کوئی ایسا جادو ٹونا نہیں ہے جس
کی مدد سے ہم اس غیبی چڑیل کو قابو کرسکیں ہاں اگر ہم عقل سے کام
لیں اور وہ اس وقت یہاں کھڑی ہماری باتیں نہ سن رہی ہو تو ہم اس
پر قابو پا سکتے ہیں۔"

ارژنگ نے پوچھا:

"وہ کیسے؟"

سوانگ بولا:

"اس کے لیے ہمیں کافی سوچ بچار کرنا ہوگا کچھ سوچ کر ایک منصوبہ
تیار کرنا ہوگا ایک جال پھیلانا ہوگا جس میں اس عورت کو پھنسانا ہو
گا۔"

"وہ جال کس طرح تیار ہو سکتا ہے؟"

سوانگ کھڑکی کے پاس گیا اس نے کواڑ کے ساتھ کان لگا کر یہ محسوس
کرنے کی کوشش کی کہ کہیں وہ عورت یعنی ماریا باہر تو نہیں کھڑی
ہے؟ جب اسے یقین ہو گیا کہ مارے باہر بھی نہیں اور اندر بھی نہیں
ہے تو اس نے ارژنگ کے قریب آ کر کہا:

"سنو ارژنگ ہمیں اس غیبی دشمن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھٹکارا
حاصل کرنا ہوگا یہ ہمارے قبیلے ہماری قوم اور ہمارے سردار کی عزت
اور زندگی کا سوال ہے یہ غیبی عورت ہمارے ملک ہمارے قبیلے اور
ہماری قوم کی دشمن ہے اگر ہم اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو

یہ ہماری سب سے بڑی خدمت ہوگی۔"

ارژنگ نے کہا:

سوانگ میں تمہارے ایک ایک لفظ پر یقین لاتا ہوں مگر سوال یہ ہے کہ ایک ایسے دشمن کو ہم کیوں کر اور کیسے ہلاک کر سکتے ہیں جو ہمیں دکھائی ہی نہیں دیتا یہ تو ہوا میں تلوار چلانے والی بات ہوگی۔"

"میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ اس کے لیے ہمیں ایک جال تیار کرنا ہوگا۔ بڑی عقلمندی اور ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے وہ جال کیا ہوگا؟"

سوانگ نے کہا:

"ہم اس غیبی عورت کو اسی طرح پکڑیں گے جس طرح ہم کسی آدم خور شیرنی کو پکڑتے ہیں کسی پاگل ہاتھی کو پکڑتے ہیں۔ ہمیں سارے جنگل میں آگ لگا کر آدم خور شیرنی کو اس راستے پر لانا ہوگا۔ جہاں ہم

نے اس کے لیے ایک گڑھا کھود رکھا ہوگا۔ اس گڑھے کو ہم نے گھاس سے ڈھانپ رکھا ہوگا بس جوں ہی آدم خور شیرنی ادھر آئے گی وہ اپنے آپ گڑھے میں گر پڑے گی۔ گھاس کی چھت کے گرنے سے ہمیں پتہ چل جائے گا کہ غیبی عورت اندر گر چکی ہے۔ گڑھا اتنا گہرا ہو گا کہ وہ ہزار کوشش کرنے پر بھی باہر نہ نکل سکے گی ہم اوپر سے گڑھے کو بند کر دیں گے اور پھر ہماری غیبی دشمن ہوا اور پانی نہ ملنے سے خود بخود ہلاک ہو جائے گا۔"

ارژنگ نے سوانگ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"تم نے بہترین جال تیار کیا ہے اب سوال یہ ہے کہ گڑھا کس جگہ کھودا جائے؟ اور غیبی دشمن عورت کو اس طرف کیسے لایا جائے"

اتنے میں دروازے پر کسی نے دستک دی:

"کون ہے؟"

''حضور کھانا لایا ہوں''

سوانگ نے ارژنگ کو اشارہ کیا وہ دوبارہ تخت پوش کے نیچے جا کر چھپ گیا۔ سوانگ نے کنڈی کھول کر دروازے کرا تنا بمشکل کھولا کہ کھانے کا تھال پکڑ کر وہ اندر لا سکے نوکر نے دروازے کو اور کھول کر اندر آنے کوشش کی تو سوانگ نے اسے ڈانٹ دیا۔

''اندر کیوں گھسے آ رہے ہو؟ اسی جگہ کھڑے رہو۔ اب تم جا سکتے ہو۔''

نوکر بڑا حیران ہوا کہ آج بڑے پجاری کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ دروازہ تھوڑا سا ہی کھولتا ہے اور اس میں بھی بیچ میں آ کر کھڑا ہو جاتا۔ اس کے جاتے ہی سوانگ نے دروازے کو بند کر کے اندر سے کنڈی چڑھا دی۔ ارژنگ بھی تخت پوش کے نیچے سے باہر نکل آیا وہ دونوں تخت پوش پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے وہ ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے سوانگ نے اسے بتایا کہ غیبی دشمن کو بڑی مکاری سے پھانسنے کی کوشش کرے گا۔

''اگر ہم نے ذرا بھی بھول چوک کی تو ہم بری طرح پٹ جائیں گے اور غیبی دشمن عورت ہم کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔''

ارژنگ بولا:

''تم مجھے جو کہو گے میں کروں گا۔ دماغ لڑانا تمہارا کام ہے اور دشمن سے لڑنا میرا کام ہے۔''

سوانگ نے جھک کر ارژنگ کے کان میں ساری سازش کا حال کھول کر بیان کر دیا ارژنگ بہت خوش ہوا اور بڑے پجاری کی عقلمندی پر عش عش کر اٹھا جس وقت کمرے کے میں ماریا کے خلاف سازش ہو رہی تھی ٹھیک اس وقت ماریا اس کمرے کے باہر برآمدے میں ایک ستون کے ساتھ کھڑی تھی مگر اسے ارژنگ اور سوانگ کے بارے کچھ پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں ہیں۔

خطرناک چال

سوانگ اور ارژنگ نے ماریا کو جال میں پھانسنے کا خطرناک منصوبہ بنایا تھا۔

سوانگ کا دماغ خوب لڑا۔ اس نے ارژنگ سے کہا کہ وہ کمرے میں اس وقت تک بند رہے جب تک کہ وہ جنگل میں جا کر ایک خاص مقام پر گڑھا نہیں کھود آتا اس کے بعد سازش یہ تھی کہ ارژنگ ماریا کو اپنا آپ دکھا کر باہر نکلے گا۔ ماریا کو اپنے پیچھے لگا کر جنگل میں اس جگہ پر لے جائے گا جہاں گہرا گڑھا گھاس پھونس کی چھت کے نیچے چھپا ہوا ہو گا وہ گڑھے کے قریب سے ہو کر گزر جائے گا اور جب ماریا اس پر سے گزرنے لگے گی تو دھڑام سے اس کے اندر گر جائے گی۔

"سارا کام بڑی ہوشیاری کے ساتھ ہونا چاہیے اگر کچھ بھی کسر رہ گئی تو کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔"

"فکر نہ کرو سوانگ میں بڑی چالاکی سے ماریا کو جال میں پھانس لوں گا۔ اسے اس طرح اپنے ساتھ لگاؤں گا کہ اسے کبھی شک نہ گزرے گا کہ اس کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔"

"بہر حال میرے آنے تک تمہیں اس کوٹھڑی میں بند رہنا ہو گا۔ ایک پل کے لیے بھی باہر نہیں نکلنا میں جنگل سے واپس آؤں تو پھر جو میں کہوں اس پر عمل کرنا۔"

ارژنگ نے کہا:

"بہت اچھا سوانگ، میں ہرگز اس کوٹھڑی سے باہر نہیں جاؤں گا۔"

سوانگ بولا:

"میں شام تک کے لیے کھانے پینے کا سامان اندر رکھوا دوں گا۔ باہر

سے تالا لگا کر جاؤں گا اچھا اب تم آرام کرو۔ رات ہوگئی ہے میں بھی آرام کرتا ہوں۔"

سوانگ اپنے بستر پر اور ارژنگ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ کچھ دیر کل کے بارے میں سرگوشیوں میں باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد انہیں نیند آ گئی۔

ماریا باہر کھڑے کھڑے تھک گئی تھی اس نے ایک بار پھر جا کر اصطبل میں دیکھا تھا۔ ارژنگ کا گھوڑا اسی جگہ بندھا گھاس چر رہا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ ارژنگ ابھی تک خانقاہ کے اندر موجود ہے مگر خدا جانے وہ کس جگہ زمین کے اندر اتر گیا تھا کہ صبح سے رات ہوگئی تھی اور وہ کہیں نظر نہیں آیا تھا ماریا نے فیصلہ کیا کہ وہ رات اسی خانقاہ میں رہے گی اس کا دشمن اسی جگہ تھا پھر اس کا کسی دوسری جگہ چلے جانا بالکل بے کار تھا وہ خانقاہ کے بڑے کمرے سے نکل کر برآمدے میں آ گئی اب اسے بھوک بھی بہت لگی تھی۔

وہ خانقاہ کے لنگر خانے میں آئی اس نے وہاں ایک جگہ بیٹھ کر روٹی اور مچھلی کھائی۔ اب رات بسر کرنے کا سوال تھا اس نے سوچا کہ وہ کیوں نہ خانقاق کے بڑے کمرے میں کسی قبر کے پاس پڑ کر سو رہے اس سے بہتر جگہ ساری خانقاہ میں اور کوئی نہیں تھی وہ بڑے کمرے میں آ گئی وہاں کچھ پجاری بیٹھے عبادت کر رہے تھے اس میں بڑا پجاری سوانگ بھی تھا لوگ بار بار اس کے پاؤں چھو رہے تھے۔ ماریا سمجھ گئی کہ یہی بڑا پجاری ہے۔ اسے اس کی شکل پر ہن قوم کے جاسوس ہونے کا شک سا پڑا۔ اصل میں سوانگ کی شکل ہن قوم کے منگولوں سے بڑی ملتی تھی۔ ماریا اس قسم کے لوگوں کو پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔ اسے خیال ہوا کہ ہو سکتا ہے ارژنگ کا اسی پجاری کے ساتھ کوئی چکر ہو اور وہ اسی کے پاس ٹھہرا ہوا ہو۔

ماریا سوانگ کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ مگر سوانگ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ایک ایک کر کے کمرے میں سے تقریباً سارے لوگ عبادت ختم کر کے چلے گئے۔ اب وہاں اکیلا پجاری سوانگ رہ گیا اس نے آنکھیں کھول کر اپنے آس پاس دیکھا اور چپکے سے اٹھ کر قبر کے پاس آیا۔ قبر کے سرہانے کی جانب ایک صندوقچی اٹھا کر نیچے سے ایک اینٹ اٹھائی۔ وہاں ایک سوراخ سا پیدا ہوا اس سوراخ میں ہاتھ ڈال کر پجاری ایک لکڑی کی ڈبیا نکالی۔ اسے اپنی جیب میں رکھا۔ صندوقچی دوبارہ اپنی جگہ پر جمائی اور باہر نکل گیا۔

ماریا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی باہر آ گئی۔

پجاری صحن میں سے ہو کر برآمدے میں آ گیا۔ ماریا اس کا پیچھا برابر کر رہی تھی۔ سوانگ اپنی کوٹھڑی کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا ایک پل کے لیے اس نے اپنے چاروں طرف دیکھا جب اسے اطمینان ہو گیا کہ کوئی اسے نہیں دیکھ رہا تو جیب سے چابی نکال کر تالے میں گھمائی۔ کوٹھڑی کے دروازے کا ایک پٹ ذرا سا کھولا اور جلدی سے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ ماریا اندر داخل ہوتے ہوتے رہ گئی کم بخت سوانگ کو ماریا کا احساس ہو گیا تھا۔ اگر اس سے ماریا کی ٹکر نہ ہوتی تو ماریا کے لیے یہ مشکل نہ بنتی۔ پھر اس کے لیے راستہ صاف تھا مارے کو یقین ہونے لگا کہ ارژنگ اسی پجاری کی کوٹھڑی کے اندر چھپا ہوا ہے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ اب اس کوٹھڑی میں کیسے داخل ہوا جائے؟

ماریا نے سوچا کہ رات تو کسی طرح بسر کرو۔ پھر صبح کو دیکھا جائے گا۔ ظاہر ہے ارژنگ رات کو سفر نہیں کرے گا۔ لیکن اگر اس نے رات کو سفر کرنے کا ارادہ کر لیا تو پھر ماریا کے لیے اسے پانا مشکل ہو جائے گا۔ تو کیا وہ ساری رات وہاں کھڑی ہو کر ارژنگ کا پہرہ دے؟ یہ بھی

بڑا مشکل تھا۔ ماریا نے فیصلہ آخر یہی کیا کہ اسے صبح آ کر حالات کا جائزہ لینا چاہیے۔ کیونکہ عام طور پر اندھیری راتوں کو جب آسمان پر چاند نہ ہو مسافر سفر نہیں کیا کرتے تھے۔

وہ برآمدے سے ہٹ کر خانقاہ کے بڑے کمرے میں آ گئی۔ وہاں باقی سب چراغ بجھ گئے تھے۔ صرف ایک جگہ دیوار کے ساتھ مشعل روشن تھی۔ جس کی ہلکی ہلکی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ماریا قبر سے ہٹ کر دیوار کے ساتھ ایک تخت پر لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اسے رہ رہ کر اپنے بھائیوں عنبر اور ناگ کا خیال آ رہا تھا۔ خدا جانے وہ کہاں ہوں گے؟ یہ بھی قسمت کا پھیر تھا کہ ایک ہی جگہ شاہی محل میں رہ کر بھی وہ ایک دوسرے سے نہ مل سکے۔

ان کو یہاں چھوڑ کر اب ذرا عنبر اور ناگ کی بھی خبر لیتے ہیں۔

دونوں دوست ارژنگ اور کمالا کی تلاش میں برابر آگے بڑھتے چلے

آ رہے تھے۔ انہیں یہ بھی شبہ تھا کہ ہو سکتا ہے ان کی بہن ماریا بھی ارژنگ کی تلاش میں اس کا پیچھا کر رہی ہو۔ وہ سفر کرتے کرتے کافی آگے نکل آئے۔ راستے میں انہیں ایک جگہ رات ہو گئی یہ وہی گاؤں تھا جو خانقاہ سے کچھ میل کے فاصلے پر تھا جس کی ایک سرائے کا مالک وہ الو کی ناک والا منگول تھا جو ارژنگ اور جاسوس پجاری کی طرح گوریلا تھا اور چین میں تخریبی کارروائیاں کر رہا تھا۔ عنبر اور ناگ اس گاؤں میں داخل ہوئے تو گھروں میں چراغ روشن ہو گئے تھے۔

ایک آدمی سے انہوں نے سرائے کے بارے میں پوچھا۔ اسی طرح پوچھتے پچھاتے وہ الو کی شکل والے گوریلا جاسوس کی سرائے میں آ گئے۔ جاسوس نے عنبر اور ناگ کو دیکھا تو پوچھا:

"تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جانے کا ارادہ ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"ہم دونوں بھائی ہیں اور جڑی بوٹیوں کی سوداگری کرتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلاش میں ہم چین کے جنگلوں، میدانوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ کیا آپ کی سرائے میں ہمیں رات بسر کرنے کو جگہ مل جائے گی؟"

جاسوس نے کہا:

"اگر تمہارے پاس پیسے ہیں تو ضرور جگہ مل جائے گی۔ اگر خالی ہاتھ ہو تو گاؤں سے باہر کسی جنگل میں جا کر لیٹ رہو۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔"

ناگ بولا:

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بھائی، ہمارے پاس تمہیں کرایہ دینے کو رقم موجود ہے۔ ہم فقیر یا کوئی بھوکے ننگے نہیں ہیں یہ لو اپنی رقم پہلے ہی لے لو۔"

اور ناگ نے جیب سے سونے کے کچھ سکے نکال کر سرائے کے مالک کے سامنے رکھ دیے۔ جاسوس مالک کی تو آنکھیں کھل گئیں۔ آج تک کبھی کسی نے اسے سونے کا سکہ نہیں دیا تھا۔ وہ تو عنبر اور ناگ کے گن گانے لگا اور ان کی آؤ بھگت شروع کر دی۔

انہیں وہ کمرہ دیا جو سرائے میں سب سے اچھا تھا۔ اچھائی اس میں یہ تھی کہ وہاں ایک انگیٹھی بھی تھی جہاں رات کو سردی میں آگ جلائی جا سکتی تھی۔ مگر اس رات سردی بالکل نہیں تھی۔ موسم بڑا اچھا اور خوشگوار تھا۔ رات اگرچہ اندھیری تھی لیکن آسمان پر کھلے ہوئے بے شمار ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی زمین پر پڑ رہی تھی۔ عنبر اور ناگ نے کمرے میں آ کر بستر جما لیا۔ اتنے میں سرائے کا جاسوس مالک اندر آیا وہ خوش آمدید کرنے والوں کی طرح مسکرا رہا تھا۔ کہنے لگا:

"میرا کمرہ یہاں سے چار کمرے چھوڑ کر پانچواں ہے۔ کسی شے کی

رات کے وقت ضرورت ہو، مجھے آواز دے لیں۔ میں ہر خدمت کے لیے ہر وقت آپ کو حاضر ملوں گا۔"

عنبر نے کہا:

"آپ کا بہت بہت شکریہ، ہم آپ کے اچھے اخلاق سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہاں اگر کسی شے کی ضرورت پڑی تو میں ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔"

سرائے کا مالک باہر نکل گیا تو ناگ نے کہا:

"یہ سارا کام سونے کے سکوں کا ہے۔ اگر ہمارے پاس سکے نہ ہوتے تو یہ شخص کبھی ہمیں سرائے کے اندر نہ گھسنے دیتا۔"

عنبر بولا:

"بالکل ٹھیک، اس وقت ہم کسی قبرستان میں پڑے ہوتے۔"

ناگ نے کہا:

"مجھے تو یہ آدمی بھی کوئی خطرناک مجرم لگتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے عنبر؟"

عنبر کہنے لگا:

"بھائی ہو سکتا ہے تمہارا خیال درست ہو۔ بہر حال ہمیں اس سے چوکس رہنا چاہیے۔"

باتیں کرتے کرتے وہ سو گئے۔ آدھی رات کو اچانک موسم بدل گیا۔ جہاں آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ وہاں ایک دم سے بادل آ گئے اور بجلی رہ رہ کر چمکنے لگی۔ پھر گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو گئی۔ بارش شروع ہوئی تو موسم سرد ہو گیا۔

سردی کی وجہ سے عنبر اور ناگ کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ زبردست بارش ہو رہی ہے۔ بجلی چمک رہی ہے اور بادل گرج رہے ہیں کمرے میں سردی بڑھ گئی تھی۔

عنبر نے کہا:

"ناگ یار، مجھے تو ٹھنڈ لگ رہی ہے۔ کم بخت اوپر لینے کو کوئی لحاف نہیں ہے۔"

ناگ بھی سردی سے ٹھٹھر رہا تھا، اس نے کہا:

"یار، میں تو سرائے کے مالک کے پاس جا کر اس سے لحاف مانگتا ہوں۔ نہیں تو رات میں ہی ہمارا دم نکل جائے گا اور صبح ہماری لاشیں سردی سے اکڑی ہوئی ملیں گی۔"

عنبر نے کہا:

"میرا خیال ہے آگ نہ جلائیں؟"

ناگ بولا:

"پتھر بھی نہیں ہیں جس سے آگ روشن کریں۔"

عنبر نے کہا:

"تو پھر سرائے کے مالک کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رات بھر کے لئے ہمیں دو لحاف دے دے۔ اس کے پاس کتنے ہی ہوں گے، آخر سرائے چلاتا ہے۔"

"ابھی جاتا ہوں۔" ناگ نے کہا۔

ناگ اپنی کوٹھڑی میں سے نکل کر سرائے کے مالک کی کوٹھڑی کی طرف روانہ ہو گیا۔

مالک کی کوٹھڑی چار کوٹھڑیاں چھوڑ کر تھی۔ بارش بڑے زور سے ہو رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ بجلی چمکتی تو اس کی روشنی میں صحن میں گرتی بارش صاف نظر آنے لگتی۔ ناگ برآمدے میں گزرتا سرائے کے مالک کی کوٹھڑی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

کوٹھڑی کا دروازہ بند تھا۔ اندر روشنی ہو رہی تھی اور دو آدمیوں کے باتیں کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ سنا جائے اندر کون

کیا باتیں کر رہا ہے۔ اس نے اپنا کان دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ اندر سرائے کے مالک سے کوئی دوسرا آدمی آہستہ آہستہ بات کر رہا تھا۔

ناگ کے کچھ پلے نہ پڑا۔ لیکن اتنا اس نے سن لیا کہ بات ولی عہد کے قتل کے بارے میں ہو رہی تھی وہ چوکنا ہو گیا اب بہت ضروری ہو گیا تھا کہ اندر جا کر ان کی باتیں سنی جائیں، کیونکہ سرائے کا مالک بھی دشمن قبیلے کا جاسوس نکل آیا تھا۔ ناگ کے لیے صرف ایک ہی راستہ تھا کہ وہ سانپ کا روپ بدل کر کمرے میں کسی طرح داخل ہو جائے۔ اس نے واپس جا کر عنبر کو بھی اطلاع دینے کی ضرورت محسوس نہ کی اور ایک پل کے اندر اندر اپنی جون بدل کر سانپ کے روپ میں گیا۔ وہ دیوار پر رینگ کر روشندان کے ذریعے کمرے کے اندر والی دیوار پر آ گیا۔ یہاں قدرے اندھیرا تھا۔ سانپ نیچے اتر آیا اور ایک جگہ

چھپ کر کیا دیکھتا ہے کہ سرائے کا مالک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک ٹھگنے قد کا آدمی اس کے پاس چارپائی پر بیٹھا اس سے باتیں رہا ہے۔

اس آدمی کا حلیہ ایسا تھا کہ لگتا تھا وہ ابھی ابھی سفر کر کے سرائے میں پہنچا ہے۔ اس کے کپڑے کہیں کہیں سے بارش کے باعث ابھی تک گیلے تھے۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"ہمیں بالکل توقع نہیں تھی کہ ولی عہد شہزادہ اتنے زہریلے سانپ سے ڈسے جانے کے باوجود بچ جائے گا۔ مگر وہ بچ گیا ہے اور ہماری ساری سازش ناکام ہو گئی ہے۔ اب ہم قبیلے والوں کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہے۔"

سرائے کے مالک نے کہا:

"لیکن ارژنگ اور کمالا کہاں ہیں یہ کام تو ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنا فرض اچھی طرح سے ادا کیوں نہیں کیا؟ کیا انہیں معلوم

نہیں تھا کہ انہیں اپنی جان پر کھیل کر بھی ولی عہد شہزادے کو قتل کرنا
ہے؟"

ٹھگنے قد کا آدمی بولا:

"ضرور معلوم تھا اور شہزادے کو سانپ نے ڈس بھی لیا تھا۔"

"تو پھر وہ زندہ کیسے بچ گیا؟"

"کہتے ہیں شاہی دربار میں کوئی نیا حکیم آیا ہے۔ اس نے کوئی ایسی دوا
لگائی کہ سانپ کا سارا زہر شہزادے کے جسم سے باہر آ گیا۔"

"حیرت کی بات ہے۔ افریقہ کے زہریلے سانپ سے بھی ایک
معصوم بچہ ہلاک نہ ہو سکا۔ اب کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

"میں قبیلے کے سردار کا خاص پیغام لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔"

"وہ پیغام کیا ہے؟"

"سردار کو تمام حالات کا علم ہو گیا ہے۔ اسے بے حد صدمہ ہوا ہے کہ

شہزادہ ابھی تک زندہ ہے۔ یہ اس کی اور اس کے قبیلے کی بڑی سخت
بے عزتی ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ تم جس طرح سے بھی ہو سکے
چین کے شہزادے کو ہلاک کر کے سردار کو خبر کرو۔"

سرائے کا مالک خاموش ہو گیا پھر سر اٹھا کر بولا:

"مگر دوست، سردار کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں میرا کام کچھ اور کرنا
ہے۔ اگر میں ولی عہد شہزادے کے پیچھے پڑ گیا تو یہاں میرا کام کون
سنبھالے گا؟"

جاسوس نے کہا:

"بہرحال یہ سردار کا حکم ہے اور میں نے تمہیں حکم سنا دیا ہے۔ تمہاری
مرضی ہے کہ تم جو چاہے کرو۔"

سرائے کا مالک بولا:

"مگر ارژنگ اور کمالا کو کہاں سے تلاش کیا جائے؟ ان سے تو شاہی

محل کے اندر کی بہت سی فائدہ مند معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔"

"وہ تو خدا معلوم اپنی جان بچائے کہاں کہاں پھر رہے ہوں گے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ انہیں شاہی فوج کے سپائیوں نے پکڑ کر قتل کر ڈالا ہو۔ کیونکہ ان کی کوئی خبر کسی جاسوس کو نہیں مل رہی۔"

مالک نے پوچھا:

"تم کب واپس جا رہے ہو؟"

"میرا خیال ہے کہ میں صبح صبح واپس روانہ ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں وہاں جا کر سردار کو سارے حالات سے باخبر کروں گا۔ کیا تم اپنا اپنا فرض سنبھالنے کے لیے تیار ہو ناں؟"

"تیار ہوں، میں انکار کیسے کر سکتا ہوں؟"

"مجھے تم سے یہی امید تھی۔ سردار نے بھی تاکید کی تھی کہ یہ کام بڑی ہوشیاری اور رازداری کے ساتھ جلدی انجام تک پہنچا دیا جانا

چاہیے۔"

"میرا خیال ہے اب تمہیں آرام کرنا چاہیے۔ میں بھی دن بھر کا تھکا ہوا ہوں۔ اب سونا چاہتا ہوں۔ صبح جانے سے پہلے مجھے مل کر جانا۔"

"ضرور...... خدا حافظ۔"

یہ کہہ کر جاسوس کمرے سے باہر نکل گیا۔

ناگ سانپ کے روپ میں چھپ کر یہ ساری باتیں سن رہا تھا جاسوس کے چلے جانے کے بعد وہ بھی دیوار کے ساتھ ساتھ کھسکتا دروازے کی دہلیز میں سے نکل کر باہر برآمدے میں آ گیا۔ یہاں آ کر اس نے ایک بار پھر انسان کی جون بدل لی اور دروازے پر دستک دی۔

سرائے کے مالک نے دروازہ کھولا اور ناگ کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ کر پوچھا:

"تمہیں کیا چاہیے؟"

"اگر ہمیں دو ایک لحاف مل جائیں تو ہم سردی سے بچ جائیں گے۔ کمرہ بڑا ٹھنڈا ہے۔ ہمیں بالکل نیند نہیں آ رہی۔"

سرائے کے مالک نے کہا:

"اس وقت میرے پاس ایک ہی لحاف ہے جو کہ فالتو ہے۔ وہ اگر چاہو تو لے جا سکتے ہو۔"

"شکریہ، ہم ایک لحاف میں گزارہ کر لیں گے۔"

سرائے کے مالک نے ناگ کو لحاف دیا۔ ناگ لحاف لے کر اپنی کوٹھڑی میں آ گیا۔ عنبر اس کی راہ دیکھ رہا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی ناگ نے لحاف تخت پر رکھ دیا اور بولا:

"عنبر بھائی، میں ایک بڑی زبردست خبر لے کر آ رہا ہوں۔"

"وہ کون سی خبر ہے، سناؤ؟"

عنبر نے بے تابی سے پوچھا۔ ناگ نے کہا:

"سرائے کا مالک بھی دشمن قبیلے کا جاسوس ہے۔"

"کیا کہا؟"

پھر ناگ نے شروع سے آخر تک سرائے کے مالک اور جاسوس کی ساری باتیں عنبر کو سنا ڈالیں۔ عنبر تو حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔ اس نے ناگ سے پوچھا کہ اس سلسلے میں انہیں کیا کرنا چاہیے۔ ناگ نے کہا:

"میرے ذہن میں ایک منصوبہ ہے۔"

"وہ کیا ہے؟"

"وہ یہ کہ کل صبح جب جاسوس یہاں سے چلا جائے گا اور سرائے کا مالک اکیلا رہ جائے گا تو میں اس سے جا کر ملوں گا اور اسے وہ ساری باتیں بتا دوں گا جو اس کے اور جاسوس کے درمیان ہوئی تھیں۔ وہ مجھ پر یقین کر لے گا۔ پھر ہم اسے اپنی چال کے مطابق چلائیں گے اور اس طرح شہزادے کو موت کے منہ سے بھی بچا لیں گے اور اس شخص کو

گرفتار بھی کر لیں گے۔"

"چال تو بڑی اچھی ہے۔ مگر کیا یہ شخص ہماری باتوں میں آ جائیگا؟"

"یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ اسے قائل کرنا میرا کام ہے اور میں یہ کام بڑی اچھی طرح سے کر لوں گا۔"

"اگر ایسا ہو جائے تو ہم اس جاسوس کو گرفتار کر کے یہاں کے بہت سے جاسوسوں کو گرفتار کروا سکتے ہیں۔"

"خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا۔ اب آرام کرتے ہیں کل صبح کو دیکھا جائے گا۔"

دونوں لحاف اوڑھ کر سو گئے۔ بارش رات کے پچھلے پہر کہیں جا کر تھم گئی۔ بادل چھٹ گئے اور آسمان پر ایک بار پھر تارے چمکنے لگے۔

دونوں دوست گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ مگر سرائے کے مالک کو بہت کم نیند آئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سردار نے اس کے ذمے شہزادے کو قتل کرنے کا بڑا مشکل کام ڈال دیا ہے۔

موت کا کنوآں

اب ہم ایک بار پھر ماریا کی طرف آتے ہیں۔

ماریا سرائے سے کچھ دور خانقاہ کے اندر بڑے کمرے کے تخت پر سو رہی تھی۔ سوانگ پجاری نے ارژنگ کے ساتھ مل کر چال بنائی کہ صبح صبح جنگل میں جا کر گڑھا کھودے گا اور پھر ارژنگ ماریا کو اپنا آپ دکھا کر ساتھ جنگل میں لے جائے گا اور دھوکے سے گڑھے کے اندر گرا دے گا۔ ماریا تھکی ہوئی تھی اور پھر گرج چمک بارش سے سردی ہو گئی۔ ماریا گرم ہو کر سوئی رہی۔ دوسری طرف سوانگ پجاری منہ اندھیرے ہی اپنی کوٹھڑی سے نکل کر جنگل کی طرف چل پڑا۔ وہ زمین کھودنے کی بجائے جنگل میں کسی ایسے قدرتی گڑھے یا کھائی کی تلاش میں تھا جس کے اوپر کے اوپر گھاس کی چھت ڈال کر وہ پھندا اپنا

سکے۔

مشعل کی روشنی میں اس نے جنگل میں کسی کھائی یا گڑھے کی تلاش
شروع کر دی۔ تلاش کرتے کرتے آخر اسے ایک اندھا کنواں مل گیا
جس کی تہہ میں سوکھے پتوں کے ڈھیر لگے تھے اور اس میں پانی بالکل
نہیں تھا۔ سوانگ کو یہ کنواں پسند آ گیا۔ اس کی گہرائی بھی کافی تھی۔
اس کے اندر گرنے کے بعد ماریا باہر کبھی نہیں نکل سکتی تھی۔ سوانگ
نے خنجر سے درختوں کی بہت سی جھاڑیاں کاٹیں اور انہیں کنوئیں کے
اوپر ڈال دیا۔ پھر ان جھاڑیوں کے اوپر گھاس پھونس ڈال دیا اور
ایسا بنا دیا کہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا یہاں نیچے ایک اندھا گہرا
کنواں موجود ہے۔ یہ خوفناک جال پھیلانے کے بعد سوانگ چپکے
سے واپس خانقاہ میں آ گیا۔

اس وقت تک صبح کی ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی تھی۔ سوانگ جلدی سے

واپس اپنی کوٹھڑی میں آ گیا۔ ارژنگ ابھی تک سو رہا تھا۔

اس نے ارژنگ کو جگایا اور کہا:

"میں اندھے کنوئیں کے اوپر گھاس کا چھپر ڈال آیا ہوں۔ اب تمہارا
کام ہے کہ تم وہاں ماریا کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے اس میں
گرا دو۔"

ارژنگ نے ایک ایسا سوال کیا جس کا جواب سوانگ بیچاری کے پاس
بھی نہیں تھا۔ اس نے کہا:

"مگر مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ وہ کنواں کہاں پر ہے؟"

سوانگ بولا:

"ارے ہاں، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ اس کے لیے تو ضروری ہے
کہ تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر وہ کنواں پہلے دکھا دیا جائے۔"

ارژنگ نے کہا:

"لیکن اب تم دن چڑھ آیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ماریا باہر بیٹھی ہماری چوکیداری کر رہی ہو؟"

سوانگ نے کہا:

"تو پھر خیال ہے۔ ہم دونوں کو ایک دوسرے کے آگے پیچھے یہاں سے نکلنا چاہیے۔"

ارژ تگ بولا:

"ہاں ٹھیک ہے۔"

"میں پہلے یہاں سے نکلوں گا تم میرے پیچھے پیچھے آنا۔ جس جگہ گھاس کے اوپر سے میں ٹیڑھا ہو کر گزروں، تم سمجھ لینا کہ اسی جگہ وہ کنوآں چھپا ہوا ہے۔"

ارژ تگ نے کہا:

"تم ایسا کرنا کہ چلتے چلتے کنوئیں کی چھت والی گھاس پر اپنا کوئی

رومال گرا دینا۔ میں وہاں سے بچ کر جاؤں گا اور ماریا کو یہی اثر دوں گا کہ میں اس کے اوپر سے گزرا ہوں۔ پھر جب وہ اس کے اوپر سے گزرے گی تو اپنے آپ کنوئیں میں گر پڑے گی۔"

سوانگ نے کہا:

"یہ بالکل ٹھیک ہے، مگر سوال یہ ہے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ماریا اس وقت باہر بیٹھی ہماری راہ دیکھ رہی ہے؟ یہ کہ وہ ہمارا تعاقب کر رہی ہے؟"

ارژ تگ نے کہا:

"یہ بڑی معمولی بات ہے۔ تم ابھی سے جا کر برآمدے کے باہر سفید آٹا پھیلا دو۔ ہم اس پر ماریا کے پاؤں کے نشان صاف پہچان لیں گے۔"

سوانگ بولا:

"شاباش، تم نے میرا بڑا مسئلہ حل کر دیا۔"

سوانگ اسی وقت اٹھ کر پچھلی کوٹھڑی میں گیا۔ وہاں سے مٹھی بھر خشک آٹا لے کر وہ دروازے کے باہر برآمدے میں آیا اور اس نے دروازے کے آگے برآمدے میں چپکے سے آٹا زمین پر بکھیر دیا۔

دوسری جانب ماریا سے غلطی یہ ہوگئی کہ وہ دیر تک سوتی رہی نیند نے اسے دھوکہ دے دیا اور وہ پیچھے رہ گئی۔ اگر وہ صبح صبح اٹھنے کی عادی ہوتی تو وہ بڑی آسانی سے سوانگ کو جنگل میں جا کر اندھے کنوئیں کے اوپر گھاس کا چھپر ڈالتے دیکھ لیتی اور کبھی اس میں نہ گرتی۔ مگر تقدیر اور ماریا کی سستی کی ماری طبیعت نے اپنا کام کر دکھایا۔ اس نے اٹھ کر آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا کہ خانقاہ کے بڑے کمرے میں پجاری ادھر ادھر بیٹھے بھجن گا رہے تھے۔

دن چڑھ آیا تھا۔ اسے بڑا افسوس ہوا کہ وہ اتنی دیر تک سوئی رہی۔ وہ

بڑی تیزی سے اٹھ کر ارژنگ کے کمرے کی طرف گئی۔

دروازہ اندر سے بند تھا۔ پھر وہ لپک کر طویلے میں آ گئی کہ دیکھے ارژنگ کا گھوڑا وہاں موجود ہے یا نہیں۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ ارژنگ کا گھوڑا طویلے میں اسی طرح سے بندھا ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ارژنگ ابھی تک خانقاہ میں ہے۔ وہ واپس سوانگ کے کمرے کی طرف چل دی۔ وہ اس کمرے کے باہر کھڑی ہو کر ارژنگ کے باہر نکلنے کا انتظار کرنا چاہتی تھی۔

جب وہ طویلے میں گئی تھی تو اندر سے سوانگ نے نکل کر برآمدے میں بکھرے ہوئے سفید آٹے کو غور سے دیکھا۔ وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ ماریا کے پاؤں کے نشان وہاں سے گزر رہے تھے۔

اس نے فوراً اندر جا کر ارژنگ کو بتایا:

"ماریا باہر آ کر کسی دوسری طرف نکل گئی ہے۔"

ارژنگ بولا:

"کیا مطلب؟"

سوانگ نے کہا:

"مطلب یہ کہ وہ ہمارے کمرے کے باہر آئی ہے اور کچھ دیر رکنے کے بعد کسی دوسری طرف چلی گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے وہ طویلے میں تمہارا گھوڑا دیکھنے گئی ہوگی۔ وہ واپس آ رہی ہوگی ہم تھوڑی دیر بعد نکلیں گے۔ بلکہ میں دروازے باہر کھڑے ہو کر ماریا کا انتظار کرتا ہوں۔ جوں ہی میں نے زمین پر ماریا کے قدموں کے نشان دیکھے، میں تمہیں اشارہ کروں گا۔ تم میرے پیچھے پیچھے چل پڑنا۔"

"بہت اچھا چچا میاں۔"

ارژنگ کمرے میں چارپائی پر بیٹھ گیا اور سوانگ پجاری دروازے کے باہر ایک طرف کھڑے ہو کر ماریا کا انتظار کرنے لگا۔ وہ تھوڑی

دیر کے بعد برآمدے کے فرش کو دیکھ لیتا تھا کہ وہاں کسی لڑکی کے پاؤں کے نشان پڑے ہیں یا نہیں۔ اوپر سے اس نے بہانہ کیا ہوا تھا کہ وہ خدا کی عبادت کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ ہاتھ جوڑے اشلوک بھی پڑھ رہا تھا۔

اتنے میں ایک بار جو سوانگ نے چوری چوری آنکھیں کھول کر زمین کو دیکھا تو وہاں ماریا کے پاؤں کے نشان پڑنے لگے تھے یہ نشان سامنے دیوار کے ساتھ جا کر رک گئے۔ سوانگ سمجھ گیا کہ ماریا طویلے سے واپس آ گئی ہے۔ وہ چپکے سے کمرے کے اندر چلا گیا۔ اس نے ارژنگ سے کہا:

"غیبی چڑیل باہر کھڑی تمہاری راہ دیکھ رہی ہے۔ اب تم باہر نکل آؤ اور میرے ساتھ پیچھے پیچھے چلنا شروع کر دو۔ وہ بھی تمہارا تعاقب کرے گی۔ جنگل میں جا کر میں اندھے کنوئیں والی جگہ پر اپنا رومال

پھینک کر آگے نکل جاؤں گا۔ بس تمہارا کام اس جگہ غیبی جاسوس کو لے آنا ہے۔ اس کے بعد وہ خود بخود کنوئیں کے اندر گر جائے گی۔"

"بہت اچھا، میں تیار ہوں۔"

سوانگ خاموشی سے باہر آ گیا۔ باہر آ کر وہ برآمدے سے ہو کر خانقاہ کے باہر نکل آیا۔ اس کے پیچھے ہی ارژنگ بھی کمرے سے نکل آیا اور سوانگ کے تعاقب میں چل پڑا۔ ماریا ایک ستون کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی۔ اس نے جو ارژنگ کو باہر نکلتے دیکھا تو خوشی کے مارے جھوم اٹھی۔ اس کا دشمن اس کے سامنے تھا۔ وہ بھی بڑی چوکس ہو کر ارژنگ کے پیچھے لگ گئی۔

اب آگے آگے سوانگ پجاری جا رہا تھا۔ پیچھے پیچھے ارژنگ تھا اور اس کے پیچھے ماریا لگی ہوئی تھی۔ جنگل شروع ہو گیا۔ ماریا نے سوچا کہ یہ دونوں ضرور کسی خاص مہم پر جا رہے ہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ یہ اب کیا

سازش کرنے والے ہیں۔ ٹیلوں کے درمیان سے گزر کر ارژنگ ایک پہاڑی راستے پر ہو لیا۔ کیونکہ سوانگ بھی آگے آگے اسی راستے پر جا رہا تھا۔ ماریا بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ارژنگ سڑک پر سے اتر کر جنگل میں ایک کھلی جگہ پر آ گیا۔ یہاں زمین پر دور تک ہری بھری گھاس اگی ہوئی تھی۔ ارژنگ کی نظریں دور سوانگ پر لگی ہوئی تھیں کہ وہ کس جگہ پر رومال گراتا ہے۔ آخر سوانگ نے ایک جگہ رومال گرا دیا اور خود گھاٹی کی طرف گھوم گیا۔

ارژنگ سمجھ گیا کہ سوانگ نے رومال گرایا ہے۔ اسی جگہ گھاس کے نیچے اندھا کنواں چھپا ہوا ہے۔ وہ چلتے چلتے اس جگہ آ گیا یہاں وہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ ذرا ٹیڑھا ہو کر گزرا اور آگے جا کر پھر سیدھیں کھڑا ہو گیا۔ ظاہر یہی ہوا کہ وہ گھاس کے ٹکڑے کے اوپر سے گزرا ہے۔ تھوڑی دیر رک کر وہ پھر آگے چل پڑا۔ ماریا برابر اس کے پیچھے

پیچھے چلی آ رہی تھی۔ اس بے چاری کو کوئی علم نہیں تھا کہ موت کا کنوآں
اس کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ بڑی خاموشی سے چلی آ رہی تھی۔ آخر وہ
جگہ آ گئی جہاں گھاس کے نیچے کنوآں چھپا ہوا تھا۔

اگر ماریا کو معلوم نہ تھا۔ وہ ان دونوں مکار آدمیوں کی چال میں آ گئی
تھی وہ بے خبری کے عالم میں چلتی ہوئی کنوئیں کے اوپر پڑی گھاس
کے چھت کے اوپر آ گئی۔ جوں ہی اس نے گھاس کے اوپر پاؤں
رکھا چھت نیچے گر پڑی اور ماریا کو لیتی ہوئی اندھے کنوئیں کے اندر
آن گری۔ ماریا کی ایک چیخ بلند ہوئی اور وہ نیچے گھاس کے ڈھیر پر
گرتے ہی بے ہوش ہو گئی۔

ماریا کی چیخ

ماریا کی چیخ کی آواز سن کر ارژنگ نے پلٹ کر دیکھا۔

سوانگ بھی بھاگ کر ارژنگ کے پاس آ گیا۔ وہ اپنی چال میں
کامیاب ہو گئے تھے۔ ماریا کو انہوں نے اپنے جال میں پھنسا کر
اندھے کنوئیں میں گرا دیا تھا وہ کنوئیں کے پاس بھاگ کر آئے گھاس
کی چھت کنوئیں کی تہہ میں گری ہوئی تھی۔ انہیں ماریا نیچے نظر نہیں
آ رہی تھی۔ مگر ظاہر ہے کہ وہ نیچے ہی ہو گی۔ اگر وہ گرتی تو نہ چھت
گرتی اور نہ اس کی چیخ کی آواز آتی۔

سوانگ نے خوش ہو کر کہا:

" دیکھا میری چال کتنی کامیاب ہی۔ تم ساری زندگی بھی کوشش کرتے

تو اس غیبی چڑیل کو نہیں پکڑ سکتے تھے۔ اب تم اور ہم آزاد ہیں۔ بے
شک رات کو دروازے کھلے رکھ کر سوؤ۔ یہ تمہارا تعاقب نہ کر سکے
گی۔"

ارژنگ کہنے لگا:

"میں تمہاری عقل کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تم نے کمال کر
دکھایا۔ اس عورت ماریا کو جو کہ کسی کو دکھائی نہیں دیتی اس کو پکڑنا بڑا
مشکل کام تھا جو تمہاری چالاکی نے ایک پل میں کر دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اب میں آزاد ہوں اور جہاں چاہے جا سکتا
ہوں، جہاں چاہے رہ سکتا ہوں۔ اب میں چین کے شاہی خاندان
کے خلاف کھل کر سازش کر سکوں گا۔"

"اب اس کنوئیں کو اوپر سے بند کر دینا چاہیے۔"

"وہ نیچے سے باہر تو قیامت تک نہیں آ سکتی۔ کیونکہ کنواں گہرا ہے اور

باہر نکلنے کا کوئی رستہ نہیں ہے۔"

اندر کنوئیں میں گھاس کے ڈھیر پر ماریا بے ہوش پڑی تھی۔

ارژنگ اور سوانگ نے ادھر ادھر سے درختوں کی ٹوٹی پھوٹی شاخیں
اکٹھی کر کے کنوئیں پر دوبارہ چھت ڈال دی اور اوپر پتے اور گھاس
بکھیر دیا۔ پھر سوانگ نے کہا:

"یہاں ہم اوپر قبر کا نشان بنا دیں گے تاکہ لوگ اس کیا اوپر سے نہ
گزریں پھر اسے کوئی ہاتھ نہیں لگا سکے گا اور ماریا بھوک اور پیاس
کے مارے اندر خود بخود مر جائے گی۔"

"بالکل ٹھیک بات ہے، اچھا خیال ہے۔"

اس کام سے فارغ ہو کر ارژنگ اور سونگ واپس خانقاہ میں
آ گئے۔ اس روز ارژنگ اپنے وطن جانے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ
منگول قبیلے کا ایک اور گوریلا جو کہ سرائے کے مالک سے بھی مل چکا تھا

وہاں پر پہنچ گیا۔

سرائے کا مالک خوش ہو کر بولا:

"خدا کا شکر ہے کہ سردار کو کچھ تو میرا خیال آیا۔ بھلا تم ہی بتاؤ میں یہ کام اکیلا کیسے کر سکتا تھا؟"

ناگ نے کہا:

"بے چارہ ارژنگ اور کمالا تو سخت ناکام ہو گئے۔ چلو خیر کوئی بات نہیں۔ ہم دونوں اس کام کو بڑی خوش اسلوبی سے انجام تک پہنچائیں گے۔"

سرائے کے مالک کو یقین ہو گیا تھا کہ ناگ اسی کا آدمی ہے۔ اس نے عنبر کے بارے میں ناگ سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ عنبر بھی اس کا ساتھی منگول گوریلا ہے جو دیوار میں سیندھ لگانے میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ ناگ نے رات والے ساتھی کے بارے میں پوچھا تو

سرائے کے مالک نے بتایا کہ وہ منہ اندھیرے واپس چلا گیا تھا۔

ناگ نے عنبر کو بھی اسی جگہ بلا لیا اور مالک سے اس کا تعارف کرایا۔

عنبر نے سرائے کے مالک سے کہا:

"ولی عہد شہزادے کو ہلاک کرنے میں ہم دونوں سے جو مدد بھی ہو سکی ضرور کریں گے۔ یہ ہمارے سردار کا حکم ہے۔"

سرائے کے مالک نے کہا:

"یہ بتائیں کہ شاہی محل کے بارے بھی آپ لوگ کچھ جانتے ہیں؟"

ناگ نے مسکرا کر کہا:

"ہمارا سردار کوئی احمق آدمی نہیں ہے۔ اس نے ہزاروں میں سے ہمیں چن کر تمہارے پاس کیوں بھیجا ہے؟ صرف اس لیے کہ ہم شاہی محل میں ایک برس رہ چکے ہیں۔ ارژنگ اور کمالا کو ہم نے ہی شاہی محل میں داخل کروایا تھا۔ برا ہو اس شاہی حکیم کا جس نے سانپ

کے زہر کا علاج کر دیا۔ ورنہ شہزادے کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔"

عنبر نے کہا:

"ارژنگ کو سانپ اور بانسری میں نے ہی لا کر دی تھی۔"

سرائے کا مالک خوش ہو کر بولا:

"تب تو میرا کام آدھا رہ گیا ہے۔ مجھے تم لوگوں سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ بلکہ میرا بوجھ آپ نے کم کر دیا ہے۔"

عنبر بولا:

"اصل میں سردار نے بھی یہی سوچ کر تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا ہو جائے اور تمہارا ہاتھ بٹایا جائے۔"

سرائے کے مالک کو اب پوری طرح اعتبار آ گیا تھا کہ عنبر اور ناگ بھی اسی قبیلے کے گوریلے جاسوس ہیں اس نے جلدی سے ان کے لیے قہوہ بنایا اور کہا:

"اب سازش کس طرح سے شروع کی جائے؟"

عنبر اور ناگ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ اس سوال کے لئے تیار نہیں تھے۔ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ آگے کیا کرنا ہے۔ مگر عنبر نے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے کہا:

"اس کے بارے میں کچھ سوچ کر کل فیصلہ کریں۔ یہ کام جلد بازی کا نہیں ہے۔ اس سلسلے میں بڑی عقل مندی اور ٹھنڈے دل سے کوئی فیصلہ کرنا ہے اور پھر ہر حالت میں اس پر عمل کرنا ہوگا۔"

سرائے کا مالک بولا:

"یہ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ مجھ سے زیادہ تجربہ کار اور سیانے ہیں۔ آپ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہوگا۔"

عنبر اور ناگ یہی چاہتے تھے کہ بیوقوف شخص پر قابو پا کر اس سے اپنے مطلب کے مطابق کام لیں۔ منصوبہ ان کا یہ تھا اس شخص کو سرائے سے

اٹھا کر واپس کہاں لے جایا جائے۔ اس سے بہتر ترکیب اور کوئی نہیں
ہو سکتی تھی۔ وہ ہر قیمت پر اس ترکیب پر عمل کرنا چاہتے تھے۔
اسی رات عنبر اور ناگ اپنی سازش کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے کہ
سرائے کے مالک نے آ کر ان کے دروازے پر دستک دی۔
ناگ اسے اندر لے آیا۔ سرائے کے مالک نے بتایا کا ابھی ابھی ایک
گوریلا اسے اطلاع دے گیا ہے کہ یہاں سے پندرہ میل کے فاصلے
پر ٹیلے کے اوپر جو پرانی خانقاہ ہے وہاں کے پجاری سوانگ سے جلد
ملا جائے اور ولی عہد کو ہلاک کرنے کے سلسلے میں اگر اس کی ضرورت
پڑے تو اسے بھی ساتھ لے لیا جائے کیونکہ ارژنگ بھی اسی جگہ موجود
ہے۔
ارژنگ کا نام سن کر عنبر اور ناگ کا ماتھا ٹھنکا۔ کیوں کہ وہ مکار آدمی ان
دونوں کی شکلوں سے واقف تھا۔ ناگ نے ذرا سی گھبراہٹ ظاہر کی۔

مگر عنبر نے فوراً سنبھل کر کہا:
"میں سمجھ گیا کون آیا ہو گا۔ ٹھیک ہے ہم خانقاہ میں چل کر پجاری
سوانگ اور ارژنگ سے پورا پورا مشورہ لیں گے۔"
سرائے کے مالک نے کہا:
"تو پھر ہمیں کل ہی خانقاہ کی طرف کوچ کر جانا چاہیے کیونکہ گوریلے
نے کہا ہے کہ سردار خاص حکم ہے کہ ایک پل بھی ضائع نہ کیا جائے۔
وقت بڑا قیمتی ہے۔"
ناگ بولا:
"سردار کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم کل صبح ہی یہاں سے نکل
چلیں گے۔"
سرائے کے مالک نے کہا:
"ٹھیک ہے، میں صبح کے لیے گھوڑوں کا انتظام ابھی سے کیے دیتا

ہوں۔"

"تو پھر اب صبح ملاقات ہوگی...... خدا حافظ۔"

"خدا حافظ۔"

سرائے کا مالک خوشی خوشی اپنے کمرے میں اور عنبر اور ناگ اپنے کمرے میں آ گئے۔ سرائے کا مالک اس لیے بڑا خوش تھا کہ اس کی مدد کے لیے دو اور جاسوس عنبر اور ناگ آ گئے ہیں اور پھر خانقاہ میں مشورہ دینے کے لئے سوانگ اور ارژنگ بھی اس کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

عنبر نے کمرے میں آتے ہی ناگ سے ہاتھ ملایا اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس نے بڑی ہوشیاری اور دانشمندی سے کام لے کر سارے معاملے کو سنبھال لیا ہے۔

"اب سوال ارژنگ کا ہے اس کم بخت نے ہم دونوں کو دیکھا ہوا ہے۔ وہ تو میں پہلی نظر میں ہی پہچان لے گا اور ہمارا راز فاش کر دے گا۔"

ناگ نے کہا:

"اس کے بارے میں بھی سوچ لیں گے۔"

عنبر بولا:

"میرا تو خیال ہے کہ ارژنگ ایک جرائم پیشہ ڈاکو اور قاتل ہے۔ اس نے خدا جانے کس کس کو قتل کیا ہے۔ اگر تم وقت پر شہزادے کی مدد نہ کرتے تو اس نے شہزادے کو بھی سانپ ڈسوا کر ہلاک کر دیا تھا۔"

ناگ بولا:

"اس میں کسی کو بھی شک نہیں ہو سکتا کہ ارژنگ ایک قاتل ہے۔ اس کے ہاتھ کئی بے گناہوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔"

عنبر نے کہا:

"تو پھر اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اسے خانقاہ میں جاتے ہی ہلاک کر دیا جائے۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ کیا خیال ہے تمہارا؟"

ناگ کہنے لگا:

"میری رائے میں اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے صرف یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر ہم ارژنگ سے نجات حاصل کر سکتے ہیں، ورنہ وہ تو ہم دونوں کے لیے مصیبت بن جائے گا اور ہمارے کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔"

عنبر نے کہا:

"تو پھر میرے خیال میں یہاں سے ہم سرائے کے مالک کے ساتھ اکٹھے چلیں گے۔ راستے میں جب پڑاؤ ہوگا تو تم کوئی بہانہ بنا کر پہلے آگے چلے جانا۔ خانقاہ پہنچ کر ارژنگ کو تلاش کرنا۔ وہ یقیناً تمہیں وہیں کہیں مل جائے گا۔ بس وہ جہاں ملے وہیں اس کا کام تمام کر دینا

پھر تم آ کر ہمیں راہ میں مل جانا۔ اس کے بعد ہمارا راستہ صاف ہوگا۔"

ناگ کو یہ تجویز پسند آئی۔ رات کو سو گئے۔ صبح صبح سرائے کا مالک تیار ہو کر آ گیا۔ سرائے کے باہر گھوڑے سفر کے لیے تیار کھڑے تھے۔

تینوں گھوڑوں پر سوار ہوئے اور سرائے کے مالک نے خانقاہ کی طرف ان کی رہنمائی شروع کر دی۔

خونی سازش

ماریا کنوئیں میں بند تھی۔

رات کے بعد دن نکلا تو اوپر گھاس کی چھت میں سے سورج کی ایک آدھ کرن اندھے کنوئیں میں آ گئی۔ اندھیرے میں ذرا سا اجالا ہوا۔

ماریا کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ وہ ایک دن اور رات سے وہاں بند تھی۔ ارژنگ اور سوانگ کا مقصد یہی تھا کہ ماریا بھوک اور پیاس کی شدت سے اپنے آپ ہلاک ہو جائے گی۔ ماریا کا دل گھٹنے لگا۔

بھوک تو اس سے برداشت ہو رہی تھی مگر پیاس کی شدت نے برا حال کر دیا تھا۔ اس نے کنوئیں کی دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ کہیں کہیں پختہ اینٹوں میں پودے اگے ہوئے تھے۔ اس نے

پودوں کو اکھاڑ کر ان کی جڑوں کی رطوبت سے اپنی پیاس کو کسی حد تک بجھایا۔ وہ سوچنے لگی کہ یا خدا اس قید خانے سے کب رہائی ملے گی؟ وہ خود تو کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ بس دعا کرنے لگی۔

ادھر عنبر اور ناگ سرائے کے مالک کو ساتھ لیے خانقاہ کی طرف برابر بڑھے چلے آ رہے تھے۔ طے شدہ چال کے مطابق دوپہر کو عنبر نے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کر لیا۔

سرائے کے مالک نے کہا:

"خانقاہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ وہیں چل کر آرام کریں گے۔"

مگر عنبر نے کہا:

"میں تو تھک گیا ہوں۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

"جیسے تمہاری مرضی بھائی۔ چلو کچھ دیر آرام ہی کر لیتے ہیں۔"

تھوڑی دیر بعد ناگ اچانک چونک کر بولا:

"بھائی، مجھے تو ایک کام یاد آ گیا۔ میرا تم لوگوں سے پہلے خانقاہ پہنچنا بہت ضروری ہے۔ اگر میں نے یہ کام نہ کیا تو سردار ناراض ہو جائے گا۔ یہ اس کا حکم تھا کہ اس کام کو سب سے پہلے کروں۔"

سرائے کے مالک نے پوچھا:

"بھائی وہ کون سا کام ہے کچھ ہمیں بھی بتاؤ۔"

ناگ نے کہا:

"یہ رازداری کا کام ہے۔ اس کے بارے میں سوائے سردار کے اور کوئی نہیں جانتا اور سردار کا حکم ہے کہ اسے کسی کو نہ بتایا جائے۔"

عنبر کہنے لگا:

اچھا بھائی، اگر سردار کا حکم ہے تو پھر ہم کون ہیں۔ تمہیں روکنے والے۔ تم بے شک پہلے جاؤ ہم خانقاہ میں تمہارا انتظار کریں گے:

سرائے کا مالک بولا:

"بھائی جلدی سے واپس خانقاہ پہنچ جانا۔ ارژنگ اور سوانگ بھی تمہاری راہ دیکھیں گے۔ ایسا نہ ہو تم دیر کر دو۔ کیونکہ تمہارے بغیر ہم کوئی بھی مشورہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔"

ناگ نے ہاتھ ملا کر کہا:

"بھائی تم ذرا سا بھی فکر نہ کرو۔ میں بہت جلد خانقاہ میں تمہیں آن ملوں گا۔ تم لوگوں کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ اچھا خدا حافظ۔"

ناگ بڑی چالاکی سے طے شدہ چال کے مطابق وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔ اب اس کی منزل وہ خانقاہ تھی جہاں ارژنگ رہ رہا تھا۔ وہ سرپٹ گھوڑا دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ خانقاہ واقعی وہاں سے زیادہ دور تھی۔ کچھ ہی دیر بعد ناگ کو دور ایک ٹیلہ دکھائی دیا جس کے اوپر خانقاہ کا گنبد چمک رہا تھا۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہی وہ خانقاہ ہے جہاں

ارژنگ اور سوانگ پجاری رہتا ہے۔ اس نے گھوڑے کی رفتار اور تیز
کر دی۔
ابھی شام کے سائے پھیلنے ہی لگے تھے کہ ناگ خانقاہ کے دروازے
پر پہنچ گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ارژنگ اسے دیکھ کر چوکنا ہو جائے۔
وہ خانقاہ کی پچھلی طرف آ گیا۔ یہاں اس نے چٹانوں کے درمیان
ایک جگہ اپنا گھوڑا چھوڑ دیا۔ خود خانقاہ کی عقبی دیوار کے پاس
آ کر آگے چلنے لگا۔ اب ایک دروازہ آ گیا۔ ناگ دروازے کی
ڈیوڑھی میں داخل ہو گیا۔ اچانک کسی نے پیچھے سے زور سے آواز
دی:
"کون ہو تم؟ ٹھہر جاؤ! ورنہ تیر چلا دوں گا۔"
ناگ نے سوچا کہ کہیں یہ ارژنگ ہی نہ ہو۔ اگر اس نے اسے دیکھ لیا تو
اسی جگہ بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ چنانچہ وہ بجلی ایسی تیزی کے ساتھ

دائیں جانب کو گھوم گیا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ ادھر ایک کوٹھڑی کا
دروازہ کھلا پڑا تھا۔ ناگ تیزی سے کوٹھڑی کے اندر گھس گیا اور اس
نے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا۔ دروازہ بند کرتے ہی پہرے دار نے
باہر سے دروازے پر مکے مارنے شروع کر دیے۔
"دروازہ کھول کر باہر آ جاؤ۔ نہیں تو تمہیں گرفتار کر لیا جائے گا اور ایسی
سزا ملے گی کہ تمہاری نسلیں بھی اسے نہ بھلا سکیں گی۔"
ناگ کو پہرے دار کی بک بک سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ اس
دوران میں جون بدل کر سانپ بن گیا تھا۔ پہرے دار کے ساتھ
دوسرے پجاری بھی آن ملے تھے۔ انہوں نے دروازے کو توڑ دیا۔
جب دروازہ توڑ کر اندر آئے تو حیران رہ گئے۔ کیوں کہ اندر کوئی بھی
نہیں تھا۔ وہ سب پہریدار کی طرف دیکھ کر بولے:
"معلوم ہوتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ خبردار جو پھر کبھی اس

طرح کا شور مچایا"

پہریدار نے کہا:

"میں دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک نوجوان کو کوٹھڑی میں گھستے اور اس کا دروازہ بند کرتے دیکھا ہے۔"

دوسرے پجاریوں نے کہا:

"تو پھر وہ کہاں گم ہو گیا؟"

پہرے دار نے کہا:

"یہ میں کیا جانوں۔ شاید وہ یہیں کہیں چھپا ہوا ہوگا۔"

مگر بھلا ناگ ان کے ہاتھ کیسے آ سکتا تھا۔ وہ تو سیاہ کالے سانپ کی شکل میں ایک مرتبان کے اندر چھپا ہوا تھا۔ تھک ہار کر پجاری پہریدار کو برا بھلا کہتے کوٹھڑی سے واپس چلے گئے۔ کمرے میں ناگ اکیلا رہ گیا تھا کہ ساری خانقاہ میں بڑی احتیاط کے ساتھ گھوم پھر کر یہ معلوم کر لے کہ ارژنگ کس جگہ پر ہے۔ پھر جب ارژنگ مل جائے تو اسے فوراً ڈس کر مار ڈالے۔

ناگ نے باہر کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔

کوٹھڑی سے باہر شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ رینگتا ہوا خانقاہ کے بڑے کمرے یعنی عبادت گاہ کی طرف آ گیا، عبادت گاہ میں لوگ پوجا کر رہے تھے سانپ یہاں بھی بڑی احتیاط سے دیوار کے ساتھ ساتھ لگ کر چل رہا تھا۔ ذرا خطرہ محسوس ہوتا تو فوراً ایک طرف کو دبک جاتا۔ خطرے کا احساس دور ہوتا تو پھر رینگنا شروع کر دیتا۔

کبھی موقع ملتا تو سر اٹھا کر لوگوں کو بھی دیکھ لیتا کہ کہیں ارژنگ تو نہیں بیٹھا ہے۔

ارژنگ بڑی عبادت گاہ میں نہیں تھا۔ سانپ وہاں سے باہر آ گیا اس نے گھوم پھر کر سارے کمرے دیکھ لیے۔ اب صرف پجاریوں کی کوٹھڑیاں رہ گئی تھیں۔ اس نے کوٹھڑیوں کے بھی چکر لگانے شروع کر دیے۔ اچانک اس نے دیکھا کہ ارژنگ ایک کوٹھڑی میں سے باہر نکل کر خانقاہ کی ڈیوڑھی کی طرف چل پڑا۔ سانپ ہوشیار ہو گیا۔

ارژنگ اس سے دور تھا۔ پھر بھی وہ دیوار پر چڑھ کر تیزی سے خانقاہ کے باہر کھڑے گھوڑے پر سوار ہوا اور جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔

اب تو ناگ کے لیے یہی ایک راستہ رہ گیا تھا کہ وہ بھی ارژنگ کے گھوڑے پر سوار ہو کر پیچھا کرے۔ وہ اسی وقت پھنکار مار کر انسان کے روپ میں آ گیا۔ چٹانوں کے پیچھے سے اس نے اپنا گھوڑا پکڑا اور اس پر سوار ہو کر جدھر ارژنگ کو دیکھ لیا شام کے اندھیرے میں وہ جنگل میں جا رہا تھا۔ ناگ نے بھی تعاقب جاری رکھا۔ ارژنگ ایک

جگہ پہنچ کر گھوڑے سے اتر پڑا۔ ناگ بھی گھوڑے پر سے اتر آیا۔ اس نے گھوڑے کو ایک درخت کے ساتھ باندھا اور چپکے سے ارژنگ کی طرف بڑھنے لگا۔

ارژنگ اصل میں اس جگہ آ گیا تھا جہاں کنوئیں کے اندر ماریا زندہ دفن کی جا رہی تھی۔

کنوئیں میں ماریا کا برا حال تھا۔ پیاس کی شدت سے اس کی زبان پر کانٹے پڑ گئے تھے۔ بھوک نے اسے نڈھال کر رکھا تھا۔

وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں کنوئیں کے اندر سوکھی گھاس کے ڈھیر پر پڑی تھی۔ ارژنگ یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ اندر ماریا مری ہے یا زندہ ہے۔ وہ اسے دیکھ تو نہیں سکتا تھا لیکن اس نے سوچ رکھا تھا کہ وہ ماریا کو آواز نہیں دے گا۔ بلکہ پتھر رگڑ کر شعلہ پیدا کرے گا اور اسے کنوئیں میں پھینک کر آگ لگا دے گا۔

ناگ اسی وقت پھنکار مار کر سانپ کی جون میں آ گیا۔

وہ ارژنگ کے عقب میں ایک درخت کی اوٹ میں آ کر بیٹھ گیا اور دیکھنے لگا کہ ارژنگ کیا کرتا ہے۔ ارژنگ نے کنوئیں کے اوپر پڑی ہوئی چھت ایک طرف ہٹائی اور اندر جھانک کر دیکھنے لگا۔

ناگ بڑا حیران ہوا کہ یہ اندر کیا جھانک رہا ہے۔ اتنے میں ارژنگ نے ایک آواز دی:

"اے غیبی چڑیل کیا تو ابھی تک زندہ ہے؟"

ارژنگ نے یہ سوال بار بار دہرایا۔ کنوئیں میں سے کوئی آواز نہ آئی۔

ارژنگ نے ایک قہقہہ لگا کر کہا:

"غیبی چڑیل، آخر تو میرے قابو آ گئی۔ تو نے غائب رہ کر ہم لوگوں کو بے حد تنگ کیا تھا۔ مگر اب تو میرے انتقام سے بچ نہ سکے گی۔ میں اس کنوئیں میں آگ لگا رہا ہوں اور تو اس دوزخ میں ہی جل کر راکھ

ہو جائے گی۔"

ناگ کا ماتھا ٹھنکا کہ کنوئیں کے اندر کہیں ماریا نہ ہو۔ کیوں کہ نشانیاں ساری ماریا کی مل رہی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ ارژنگ نے اپنی مکاری سے کام لے کر اسے کنوئیں میں گرا دیا ہو اور اب اسے جلا کر بھسم کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ناگ نے فیصلہ کر لیا کہ آگ لگانے سے پہلے پہلے ارژنگ کو ڈس دینا بہت ضروری ہے۔

ارژنگ دو پتھروں کو رگڑ رگڑ کر آگ جلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ سانپ اس کے پیچھے آ گیا۔ سانپ نے اپنا پھن پھیلا کر زور سے پھنکار ماری۔ ارژنگ نے خوف زدہ ہو کر پیچھے دیکھا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے ایک سیاہ کالے سانپ کو پھن پھیلا کر بار بار زبان نکالتے اور جھومتے دیکھ کر اس کی تو جان ہی نکل گئی۔ اس کا سانس خشک ہو گیا۔ ارژنگ نے زمین پر سے درخت کی کٹی ہوئی شاخ اٹھا کر

سانپ کی گردن پر مارنے کی کوشش کی ہی تھی کہ سانپ نے لپک کر اس کی گردن پر ڈس دیا۔

ارژنگ کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔ اس کا ہاتھ درخت کی شاخ پکڑے ہی رہ گیا۔ اس کا جسم گرم ہو کر پھٹنے لگا۔ خون اس کے ناک، کان اور منہ سے بہنا شروع ہو گیا اور وہ گر پڑا۔ سانپ فوراً اپنے اصلی انسانی روپ میں آ گیا۔ ارژنگ نے غور سے ناگ کو دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گیا۔

"تم...... تم ہو......؟"

ناگ نے کہا:

"ہاں، میں ہوں ناگ۔ تمہارا دشمن۔ تم جیسے ظالم تانتلوں کا دشمن۔ بتاؤ اس کنوئیں میں کون ہے؟"

ارژنگ کے منہ آخری الفاظ نکلے:

"نہیں بتاؤں گا...... نہیں......"

اور ارژنگ کی گردن ڈھلک گئی اور وہ مر گیا۔

ناگ نے اسے تو وہیں چھوڑا اور کنوئیں کے اندر منہ کر کے آواز دی:

"ماریا بہن، میں ناگ بول رہا ہوں اگر تم کنوئیں کے اندر ہو تو آواز دو۔ میں نے ارژنگ کو ہلاک کر دیا ہے۔"

کنوئیں کے اندر سے ایک کمزور سی آواز آئی:

"ناگ بھائی، ناگ بھائی۔"

ناگ تو بے چین ہو گیا۔ کنوئیں کے اندر سچ مچ ماریا ہی تھی اور اگر وہ ذرا دیر کر دیتا تو ارژنگ آگ لگا کر اسے بھسم کر چکا تھا۔

ناگ نے کنوئیں میں منہ ڈال کر دوبارہ کہا:

"ماریا بہن، گھبراؤ نہیں۔ میں ابھی تمہیں باہر نکالتا ہوں۔"

ناگ بھاگ کر اپنے گھوڑے کے پاس گیا۔ ایک مضبوط رسا ہمیشہ

گھوڑے پر موجود رہتا تھا۔ وہ رسا لے کر کنوئیں کے پاس آ گیا۔
ایک درخت کے ساتھ اس نے رسا باندھا۔ پانی کی چھاگل ساتھ لی
اور رسا کنوئیں کے اندر پھینک کر نیچے اتر گیا۔

"ماریا بہن، تم کہاں ہو؟"

ماریا نے کمزور آواز میں کہا:

"میں یہاں ہوں ناگ بھائی۔"

ٹٹول ٹٹول کر ناگ ماریا کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے چھاگل سے ماریا
کو پانی پلایا۔ پانی پی کر اسے کچھ ہوش آیا تو اس نے کہا:

"ناگ بھائی خدا کا شکر ہے کہ تم آ گئے۔ اگر آج کی رات کوئی نہ آتا تو
صبح تک میں مر گئی ہوتی۔"

ناگ نے کہا:

"میں ابھی تمہیں باہر نکالے دیتا ہوں ماریا بہن۔"

ماریا نے پوچھا:

"عنبر بھائی کہاں ہیں؟"

"تم خاموشی سے آرام کرو۔ وہ بھی یہیں ہے۔ میں سب کچھ تمہیں
بتا دوں گا۔"

ناگ نے ماریا کو اچھی طرح رسے کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر پہلے خود
اوپر آیا۔ پھر بڑی مشکل سے رسے کو گھوڑے کے ساتھ باندھ کر اسے
آگے چلایا۔ گھوڑے کے زور لگانے سے رسا ماریا کو لے کر کنوئیں
سے باہر آ گیا۔

ارژنگ کی لاش

ماریا نیم بے ہوش تھی۔

ناگ نے ماریا کو پانی پلایا۔اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے پھر کہیں جا کر اسے پوری طرح ہوش آیا۔ناگ کو ماریا نے پوری کہانی سنائی کہ کس طرح ارژنگ اور پجاری سوانگ نے اسے دھوکہ دے کر جنگل میں اپنے پیچھے لگا لیا اور پھر بڑی مکاری سے اسے اندھے کنوئیں میں گرا دیا۔ناگ نے کہا:

"خدا کا شکر ہے کہ میں عین وقت پر پہنچ گیا ورنہ ان لوگوں نے تمہیں مار ڈالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔"

ماریا نے عنبر کے بارے میں پوچھا۔ناگ نے بتایا:

"عنبر اور سرائے کا مالک پیچھے پیچھے آ رہے ہیں ہم نے ایک بڑی خطرناک چال چلی ہے۔میں نے اور عنبر نے سرائے کے مالک پر یہ

ظاہر کیا ہے کہ ہم بھی بن منگول ہیں اور ان کے ساتھ ہیں ہمیں بھی قبیلے کے سردار نے ولی عہد شہزادے کے قتل میں ان کی مدد کے لیے بھیجا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"مگر خانقاہ میں تو ارژنگ بھی موجود ہے۔وہ ابھی یہاں تھا وہ کہاں چلا گیا؟"

ناگ نے ماریا کو ارژنگ کی لاش دکھا کر کہا:

"یہ دیکھو اس کی لاش۔میں نے اسے ختم کر دیا ہے۔نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔سوانگ پجاری ہمیں نہیں پہچانتا۔وہ ہماری باتوں پر بھروسہ کرے گا جس طرح سرائے کے مالک نے کیا ہے۔بس اب ہم جس طرح سے چاہیں انہیں کام پر لگائیں گے اور شاہی محل لے جا کر گرفتار کروا دیں گے۔"

ماریا نے کہا:

"یہ تم لوگوں نے بڑی اچھی چال سوچی ہے۔ چلو اب خانقاہ چلتے ہیں۔ مجھے سخت بھوک لگی ہے۔"

ناگ نے کہا:

اس وقت میرے پاس خشک مچھلی موجود ہے۔ تم تھوڑی سی وہ کھالو تاکہ تمہیں کچھ حوصلہ ہو۔"

ناگ نے ماریا کو گھوڑے کے ساتھ لٹکے ہوئے جھولے میں سے خشک بھنی ہوئی مچھلی کے کچھ ٹکڑے دیے اور پھر اسے ساتھ لے کر وہ اس خانقاہ کی طرف چل پڑا اس دوران میں عنبر اور سرائے کا مالک خانقاہ پہنچ گئے تھے۔ وہ ایک کمرے میں آرام کر رہے تھے۔ بڑے پجاری سوانگ کو اطلاع کر دی گئی کہ سردار کی طرف سے بھیجے گئے جاسوس اس سے ملنے آئے ہیں۔ ناگ بھی ماریا کو لے کر خانقاہ پہنچ گیا۔

اس نے ماریا کو اپنے پیچھے پیچھے آنے کو کہا اور خود اس کمرے میں آ گیا جہاں عنبر اور سرائے کا مالک موجود تھا۔ عنبر نے ناگ کو دیکھتے ہی کہا:

"کیا کام کر لیا ناگ بھائی؟"

اس کا اشارہ اس طرف تھا کہ کیا ناگ نے ارژنگ کا کام تمام کر دیا ہے؟ سرائے کا مالک اس اشارے کو نہ سمجھ سکا مگر ناگ سمجھ گیا۔ اس نے کہا:

"عنبر بھائی، آپ کی دعا سے کام اچھی طرح ہو گیا ہے۔"

عنبر بہت خوش ہوا کہ ارژنگ کا کانٹا راستے سے نکل گیا ہے۔ اب ناگ کسی نہ کسی طرح سرائے کا مالک کی موجودگی ہی میں عنبر کو بتانا چاہتا تھا کہ ماریا بھی مل گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہے۔ ماریا اندر کمرے میں آ کر ایک طرف کھڑی تھی اور اپنے بھائی عنبر کو بڑے شوق

سے دیکھ رہی تھی۔ جس طرح کہ ایک مدت کی بچھڑی ہوئی بہن اپنے
بھائی کو دیکھتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چھلک اٹھے۔
اس سے رہا نہ گیا۔ وہ چپکے سے آگے بڑھی اور عنبر کے کان کے قریب
منہ لا کر بولی:

"تم پر سلامتی ہو میرے بھائی۔ میں ماریا ہوں۔"

عنبر کے کان میں ماریا کی آواز پڑی۔ تو وہ بے حد خوش ہوا اس کا چہرا
خوشی سے لال ہو گیا۔ وہ سرائے کے مالک کے سامنے تو اس سے
بات نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے صرف اتنا کیا کہ ناگ کی طرف منہ کر کے
بولا:

"ناگ بھائی، تم سے دوبارہ مل کر بڑی خوشی ہوئی۔"

سرائے کا مالک نے حیرانی سے پوچھا:

"مگر تم تو ابھی ابھی جدا ہوئے تھے۔ تمہیں جدا ہوئے زیادہ دیر تو نہیں

ہوئی۔ پھر یہ خوشی کا اظہار کیسا؟"

عنبر نے جلدی سے کہا:

"بھائی تمہیں نہیں معلوم، ہم دونوں بھائی ایک دوسرے سے بہت
پیار کرتے ہیں۔ ہم جب تھوڑی دیر الگ رہ کر بھی ملتے ہیں تو ہمیں
اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔"

سرائے کے مالک نے مسکرا کر کہا:

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔"

ناگ بولا:

"عنبر بھائی، مجھے خود تم سے مل کر بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اگر ہم
اس خانقاہ میں نہ آتے تو پھر خدا جانے کب ملاقات ہوتی؟"

سرائے کے مالک نے پریشان سا ہو کر کہا:

"بھائیو، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں۔ آخر تم آپس میں

ملنے پر اتنی خوشی کا اظہار کیوں کر رہے ہو جب کہ تم ابھی کچھ دیر پہلے
ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے۔"

عنبر ہنستے ہوئے بولا:

"بھائی، تم ہماری آپس کی محبت کو نہیں سمجھ سکتے ان باتوں کو چھوڑو اور
یہ بتاؤ کہ سوانگ پجاری کب آ رہا ہے؟"

سرائے کا مالک کہنے لگا:

"میں نے آدمی تمہارے سامنے بھجوا دیا ہے۔ بس آنے والا ہے۔"

عنبر نے کہا:

"بھائی میرا تو خیال ہے کہ تم خود اسے جا کر لاؤ۔ ہم نے بڑی ضروری
باتیں کرنی ہیں اور سردار نے کہا تھا کہ ہرگز وقت ضائع نہ کیا جائے۔"

ناگ نے جان بوجھ کر عنبر کی تائید کرتے ہوئے کہا:

"میرا بھی یہی خیال ہے بھائی کہ تم خود جا کر سوانگ کو لے آؤ۔ کیوں

کہ ہو سکتا ہے وہ دیر کر دے۔"

سرائے کے مالک کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مگر اسے مجبوراً اٹھنا ہی
پڑا۔ جب وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو بولا:

"بھائیو، اگر مجبور کرتے ہو تو میں خود جا کر پجاری سوانگ کو ڈھونڈ کر
لاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر سرائے کا مالک کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی عنبر نے ہاتھ ہلا کر ماریا کے سر پر ہاتھ پھیرا اور
کہا:

"پیاری بہن، تمہاری تلاش میں ہم جانے کہاں کہاں مارے مارے
پھرے۔ آخر ہم چین کے شاہی دربار میں آ گئے۔ یہاں بھی تمہاری
تلاش جاری رکھی۔ جہاں کہیں ہمیں تمہاری اطلاع ملتی کہ لوگوں نے
تمہیں دیکھا ہے یا محسوس کیا ہے تو ہم فوراً اس جگہ پہنچ جاتے۔ خدا کا

شکر ہے کہ اب تم ہمیں مل گئیں۔"

عنبر نے ناگ کی زبانی جب یہ سنا کہ ارژنگ نے ماریا کو ایک اندھے کنوئیں میں پھینک دیا تھا اور پجاری سوانگ بھی اس سازش میں برابر کا شریک تھا تو اسے بے حد دکھ ہوا اس نے کہا:

"میں بہت خوش ہوں ناگ کہ تم نے ارژنگ کا کام تمام کر کے اس سے اگلے پچھلے سارے بدلے لے لیے۔ اب ہم اس پجاری سوانگ کو بھی اپنی بہن ماریا پر کیے گئے ظلم کا مزہ ضرور چکھائیں گے۔"

ناگ نے کہا:

"اگر تم اجازت دو بھائی تو میں ابھی پجاری سوانگ کو بھی ڈس کر ارژنگ کے پاس جہنم میں پہنچائے دیتا ہوں۔"

عنبر نے کہا:

"نہیں بھائی، ابھی اس کی ضرورت نہیں۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا

جائے گا۔ ابھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر ہم نے ان سے بڑا کام لینا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ناگ بھائی نے معصوم ولی عہد شہزادے کی جان عین وقت پر بچالی ہو گر نہ کمالا اور ارژنگ نے تو اس پر سانپ چھوڑ دیا تھا؟"

ناگ بولا:

"چھوڑ کیا دیا تھا بلکہ سانپ نے تو ڈس بھی لیا تھا۔ وہ تو شہزادے کی خوش قسمتی تھی کہ ہمیں وقت پر اطلاع مل گئی نہیں تو شہزادے کی جان نہیں بچ سکتی تھی۔"

ابھی وہ باتیں ہی رہے تھے کہ دروازے کے باہر آدمیوں کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ عنبر نے کہا:

"وہ آ رہے ہیں ماریا بہن، اب تم ہمارے ساتھ ساتھ رہنا الگ ہو کر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

ماریا نے کہا:

"ارژنگ نے میرے بارے میں پجاری سوانگ کو بتا دیا تھا کہ ایک غیبی چڑیل اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ اس لیے پجاری سوانگ سے خبردار ہو کر رہنے کی ضرورت ہے۔"

"ہاں تم اس سے ہوشیار رہنا اور دور رہنے کی کوشش کرنا۔"

کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور سرائے کا مالک پجاری سوانگ کو لے کر اندر داخل ہوا۔ سرائے کے مالک نے آگے بڑھ کر پجاری سوانگ سے عنبر اور ناگ کا تعارف کروایا۔

"یہ عنبر اور ناگ ہیں۔ سردار نے منگولیا سے انہیں ہماری مدد کے لیے خاص طور بھیجا ہے۔ میرا خیال ہے سوانگ تم کو ان سے مل کر ضرور خوشی ہو گی۔ کیونکہ ان کے آنے سے ہمارا کام آسان ہو جائے گا اور بوجھ بھی ہلکا ہو جائے گا۔"

مکار پجاری سوانگ نے بڑی تیز نظروں سے عنبر اور ناگ کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ عنبر اور ناگ نے پجاری کی نگاہوں کی عیاری بھانپ لی۔ مگر وہ بالکل گھبرائے نہیں اس لیے کہ وہ اس سے پہلے کئی مکار لوگوں کو بھگتا چکے تھے۔ پجاری نے عنبر سے پوچھا:

"کیا تم منگولیا کے رہنے والے ہو عنبر؟"

"جی ہاں، میں وہیں پیدا ہوا۔ میرا تعلق شان قبیلے سے ہے۔"

اتنا کچھ عنبر نے پہلے ہی سے معلوم کر لیا تھا اور پھر اس میں ایک خاص قوت تھی کہ وہ ہر زبان سمجھ بھی لیتا تھا اور بول بھی سکتا تھا اس نے منگولی زبان میں پجاری سے باتیں شروع کر دیں۔ مگر پجاری کو یہ زبان بہت معمولی آتی تھی۔ اس نے گھبرا کر کہا:

"بس بس میں یہ زبان روانی سے نہیں بول سکتا بھائی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ
سردار نے تمہیں اور کیا کیا ہدایات دی ہیں؟"

عنبر بولا:

"سردار نے ہمیں سب سے بڑی ہدایات یہی دی ہے کہ خانقاہ میں جا
کر تم سے اور ارژنگ سے ملاقات کی جائے۔ ارژنگ کو واپس بھجوا دیا
جائے اور تم لوگ ولی عہد شہزادے کو قتل کرنے میں سوانگ کی مدد
کرو۔"

سرائے کے مالک نے کہا:

"اور میری بھی تو مدد کرو۔"

عنبر بولا:

"ہاں تمہاری بھی مدد کرنے کے لیے سردار نے کہا تھا۔"

پجاری سوانگ کہنے لگا:

"لیکن میرے خیال میں تم اتنا بڑا کام نہ کر سکو گے۔ اس لیے یہ کام
میں اپنے ذمے لیتا ہوں عنبر اور ناگ میری مدد کریں گے تم چاہو تو
واپس اپنی سرائے میں جا سکتے ہو۔"

اصل میں سرائے کا مالک یہی چاہتا تھا۔ مگر اوپر اس نے کہا:

"مگر میں بھی اس مہم میں شریک ہو کر اپنے ملک کی اور اپنی عوام اور
قبیلے کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔"

پجاری سوانگ نے کہا:

"وہ تم پھر کسی وقت کر لینا ابھی تم چاہو تو واپس جا سکتے ہو۔
کیونکہ اتنے زیادہ آدمی اس کام پر نکلے تو پکڑے جانے کا ڈر ہے۔
بس ہم تینوں ہی کافی ہیں۔"

سرائے کے مالک نے کہا:

"تو پھر اجازت دو...... لیکن میں ذرا ارژنگ سے تو مل لوں۔ بڑی دیر

کے بعد اس سے ملاقات ہو رہی ہے۔ کہاں ہے ارژنگ؟"

پجاری سوانگ کہنے لگا:

"آؤ اس کے کمرے میں چلتے ہیں۔ یہ ساتھ والے کمرے میں ہی رہتا ہے۔"

پجاری سوانگ عنبر اور ناگ وغیرہ کو لے کر ارژنگ کی کوٹھڑی میں آ گئے ماریا دل ہی دل میں بڑی ہنس رہی تھی کہ ارژنگ کی لاش تو کنوئیں کے پاس جنگل میں پڑی ہے۔ ناگ بھی دل میں خوش ہو رہا تھا۔

کمرے کو خالی دیکھ کر پجاری سوانگ کچھ پریشان ہو کر بولا:

"وہ کبھی اس وقت رات کو گھر سے باہر نہیں نکلا۔"

ناگ نے کہا:

"ہو سکتا ہے خانقاہ کے اندر عبادت کر رہا ہو۔"

"نہیں، وہاں سے میں آ رہا ہوں۔ خانقاہ میں وہ کہیں بھی نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا:

"تو پھر کہاں جا سکتا ہے؟"

پجاری بولا:

"میرا خیال ہے کہ وہ کہیں جنگل میں نہ چلا گیا ہو۔"

"جنگل میں؟ وہ کس لیے؟"

پجاری نے کہا:

"بات دراصل یہ ہے کہ ارژنگ کے پیچھے ایک غیبی چڑیل لگ گئی تھی جو ہماری منگول قوم کی دشمن اور چین کے لوگوں کی دوست تھی۔ اسے جادو کے زور سے غائب کر دیا گیا تھا۔ وہ خود تو سب کو دیکھ لیتی تھی۔ مگر خود کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ ہم نے اسے مار ڈالنے کا ایک منصوبہ تیار کیا۔ جنگل میں جا کر ایک اندھے کنوئیں پر گھاس کی چھت ڈالی اور بہانے سے اس غیبی چڑیل کو اپنے پیچھے لگا کر اس اندھے کنوئیں

میں پھینک آئے۔ اب تک تو غیبی چڑیل کنوئیں کے اندر دم توڑ چکی ہو گی۔"

ناگ نے کہا:

"تو تمہارا خیال ہے کہ ارژنگ وہاں گیا ہو گا؟"

پجاری بولا: "ہو سکتا ہے۔"

ناگ نے کہا:

"تو پھر وہاں چل کر دیکھ لیتے ہیں۔ کہیں ارژنگ کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔"

پجاری سوانگ کا خیال ارژنگ کے پیچھے جنگل میں جانے کا نہ تھا مگر جب ناگ نے یہ بتایا کہ ہو سکتا ہے وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہو تو اس نے کہا:

"ہاں ہاں، چلو جنگل میں اس اندھے کنوئیں پر چلتے ہیں کہیں ارژنگ

وہیں پر نہ گیا ہو۔"

وہ سارے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ماریا وہیں ٹھہری رہی۔ وہ پجاری کی باتیں سن سن کر دل میں بہت ہنس رہی تھی کہ جس عورت کو وہ اپنی طرف سے اندھے کنوئیں میں پھینک کر مار آئے ہیں۔ وہ ان کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ ماریا نے وہیں باورچی خانے میں جا کر تھوڑا بہت کھانا کھایا اور تخت پر لیٹ گئی۔

پجاری سوانگ سرائے کے مالک۔ عنبر اور ناگ کو لے کر مشعل کی روشنی میں جنگل میں سے ہو کر اس مقام پر آ گیا۔ جہاں اندھا کنواں تھا جس میں وہ ماریا کو پھینک گئے تھے۔ سب سے پہلے جب پجاری نے یہ دیکھا کہ اندھے کنوئیں کے اوپر سے چھت غائب ہے تو وہ انگشت بدنداں ہو کر رہ گیا۔

"ارے اس کنوئیں کے اوپر سے شاخوں کی چھت کس نے اتار دی

ہم تو یہاں گھاس پھونس کی چھت ڈال رکھی تھی۔"

اس نے مشعل کی روشنی میں جھک کر نیچے کنوئیں میں دیکھا۔

روشنی میں سارا کنواں خالی دکھائی دیا۔ پجاری بولا:

"ہوسکتا ہے، غیبی چڑیل نیچے مری پڑی ہو۔ کیونکہ وہ کسی کو نظر نہیں آسکتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کنوئیں کے اوپر سے چھت کس نے اٹھا کر پرے پھینک دی؟ اور ارژنگ کہاں ہے؟"

ناگ کو معلوم تھا کہ اس کی لاش کہاں پڑی ہے۔ اس نے جان بوجھ کر ایک طرف جا کر جھوٹ موٹ چونک کر کہا:

"یہ کس کی لاش ہے؟"

پجاری سوا نگ، سرائے کا مالک اور عنبر بھاگ کر ادھر گئے۔

پجاری نے ارژنگ کی لاش فوراً پہچان لی۔

"ارے، یہ تو ارژنگ کی لاش ہے، اسے قتل کس نے کیا ہے؟"

ناگ نے لاش پر جھک کر کہا:

"ارژنگ کو قتل نہیں کیا گیا۔ اسے کسی سانپ نے کاٹا ہے۔

دیکھو اس کا سارا جسم نیلا پڑ گیا ہے یہ سانپ کے زہر کا اثر ہے۔"

پجاری کو ارژنگ کی موت کا بڑا دکھ ہوا۔ سرائے کا مالک بولا:

"اس جنگل میں زہریلے سانپ بہت ہوتے ہیں۔ بے چارہ غیبی چڑیل کو دیکھنے آیا ہوگا کہ سانپ نے ڈس لیا۔ اب کیا ہوسکتا ہے۔ ہمیں اس کی روح کی بخشش کے لیے دعا کرنی چاہیے۔"

عنبر بولا:

"ہم اس کی لاش کو زمین کے اندر دفن کر دیں نہیں تو یہاں چیلیں اور کوے تو کیا، سرخ چیونٹیاں ہی اس کے سارے جسم کو کھا کر ہضم کر جائیں گی۔"

انہوں نے مل کر ایک گڑھا کھودا اس میں ارژنگ کی لاش کو دفن کر دیا۔

خانقاہ کی رات

ارژنگ کی لاش کو دفن کرنے کے بعد واپس خانقاہ میں آ گئے۔
عنبر اور ناگ کا خیال تھا کہ ماریا بھی غائب حالت میں ان کے ساتھ
ساتھ چل رہی ہوگی۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو پجاری نے
دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ عنبر اور سرائے کا مالک چارپائی پر بیٹھ گئے۔
پجاری ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ناگ کو بھی ماریا دکھائی نہیں دے
رہی تھی۔ وہ تخت پوش پر لیٹی لیٹی سو گئی تھی......
ناگ نے تخت پوش خالی دیکھا تو اس پر بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی ہڑبڑا کر اٹھ
بیٹھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ماریا کے منہ سے چیخ نہیں نکل گئی۔ پھر بھی اس
نے ایک آہ سی بھری۔ جس کو پجاری نے سن لیا۔ وہ ناگ کے ہڑبڑا
کر اٹھنے سے بھی شک میں پڑ گیا۔

جلدی سے بولا:
"یہ ابھی ابھی کسی لڑکی نے آہ بھری تھی۔ ناگ تم ہڑبڑا کر تخت پوش
سے کیوں اٹھے ہو؟ کیا تم نے اپنے نیچے کسی انسان کو محسوس کیا تھا؟"
ماریا یہ سن کر جلدی سے اٹھ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی۔
ناگ نے کہا:
"نہیں تو۔ میں نے تو اپنے نیچے کسی انسان کو محسوس نہیں کیا۔"
مکار پجاری نے کہا:
"تو پھر ایک دم ہڑبڑا کر کیوں اٹھے تھے؟"
ناگ نے عقل مندی سے کام لیتے ہوئے کہا:
"مجھے تخت پوش پر کانٹا سا چبھا تھا۔"
پجاری سوانگ نے کہا:
مجھے شک ہے کہ وہ غیبی چڑیل کنوئیں میں سے نکل کر آزاد ہوگئی ہے:

وگرنہ یہ کیسے ہوتا کہ کنوئیں کی چھت غائب ہوتی اور پھر میں نے کنوئیں پر پرے کا نشان بھی دیکھا تھا:

ناگ نے کہا:

''مگر وہ غیبی چڑیل کنوئیں سے باہر کیسے آ سکتی تھی؟''

عنبر بولا:

''ارژنگ اسے باہر نکال نہیں سکتا تھا۔''

سرائے کا مالک کہنے لگا:

''جو کچھ بھی ہو ہمیں یہی سمجھنا چاہیے کہ غیبی چڑیل کنوئیں سے باہر آ چکی ہے اور ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔ ہمیں ہر ایک پل اس سے خبردار رہنا ہوگا۔''

سرائے کا مالک ڈرتے ہوئے کہنے لگا:

''کیا معلوم کہ وہ اس وقت بھی اس کمرے کے اندر موجود ہو۔''

عنبر نے کہا:

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟''

''نہیں بھائی، تم غیبی چڑیل کو نہیں جانتے۔''

پجاری بولا:

''میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ میری اس سے ٹکر ہوئی تھی۔ وہ اگر کنوئیں سے باہر ہے تو پھر ہر جگہ پہنچ سکتی ہے ہمیں اس کمرے کی تلاشی لینی چاہیے۔''

عنبر ناگ اور ماریا گھبرا گئے۔ کیونکہ ناگ نے اشاروں سے عنبر کو بتا دیا تھا کہ ماریا اس کمرے میں موجود ہے۔ ماریا دروازے کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ سرائے کے مالک اور پجاری نے اٹھ کر کمرے میں ماریا کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ وہ دونوں بازو کھول کر ادھر ادھر ہاتھ مار رہے تھے کہ اگر ماریا وہاں ہوئی تو ضرور ہاتھ اس سے ٹکرائیں

گے۔عنبر اور ناگ بھی ماریا کو تلاش کر رہے تھے۔مگر انہوں نے ہاتھ پھیلا کر ماریا کو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔

جدھر جدھر عنبر اور ناگ بازو پھیلائے جاتے، ماریا ان کے پیچھے پیچھے جاتی۔

آخر عنبر نے کہا:

"میرا خیال ہے،غیبی چڑیل اس کمرے میں نہیں ہے۔"

ناگ بولا:

"میرا بھی یہی خیال ہے۔"

سرائے کا مالک کہنے لگا:

"اگر وہ ہوتی تو اب تک ضرور کسی نہ کسی سے ٹکرا جاتی۔وہ یہاں نہیں ہے۔وہ ضرور اندھے کنوئیں میں ہلاک ہو گئی ہے۔"

پجاری سر کو جھٹک کر بولا:

"ہو سکتا ہے،تم لوگ ٹھیک کہہ رہے ہو۔لیکن جانے کیوں میرا دل بار بار یہی کہہ رہا ہے کہ وہ یہاں موجود ہے۔اگر کمرے کے اندر نہیں ہے تو کمرے سے باہر کسی جگہ کھڑی ہمارا انتظار کر رہی ہے کہ ہم باہر نکلیں اور وہ ہمارا تعاقب شروع کر دے اور موقع ملتے ہی ہم پر حملہ کر دے۔"

ماریا کو پجاری پر سخت غصہ آیا کہ کم بخت کو کیسا شک پڑ گیا ہے ناگ اور عنبر نے بھی سوچا کہ ایسا گدھا ہے کہ ایک بات کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا؛ بہر حال انہیں اس بات کی خوشی ہو گئی تھی کہ ماریا بچ گئی ہے۔اب پجاری نے کہا:

"ہمیں اپنی خفیہ کاروائی شروع کر دینی چاہیے۔"

"ضرور،ضرور" سرائے کے مالک نے کہا۔

پجاری بولا:

''سب سے پہلی بات تو یہ طے ہے کہ سرائے کے مالک کو صبح ہی واپس سرائے میں چلے جانا چاہیے۔ تاکہ یہ وہاں جا کر اپنا کام کرتا رہے اور ہمارا بوجھ ہلکا ہو زیادہ آدمی اکثر مصیبت کا باعث بن جاتے ہیں کیوں عنبر تمہارا کیا خیال ہے؟''

عنبر نے کہا:

''مناسب خیال ہے یہ واپس ہی چلا جائے تو اچھا ہے۔ ہم اکیلے ولی عہد کو ختم کر سکتے ہیں اور پھر ہمیں شاہی محل کے چپے چپے کا حال معلوم ہے۔''

سرائے کا مالک بڑا خوش ہوا کہ اس کی جان چھوٹی۔ وہ اس قدر خطرناک کام پر نہیں جانا چاہتا تھا جہاں اس کی جان کو قدم قدم پر خطرہ تھا اس نے کہا:

''جیسے آپ کا حکم ہو، میں ویسے ہی کروں گا۔ میں صبح ہی واپس اپنی

سرائے میں چلا جاؤں گا اور وہاں رہ کر کام کروں گا۔''

پجاری بولا:

''ٹھیک ہے تم چلے جانا ...... اب عنبر تم یہ بتاؤ کہ شاہی محل کا حدود اربعہ کیا ہے؟''

عنبر نے کہا:

''شہنشاہ چین کا شاہی محل بہت بڑا ہے۔ وہ ایک بہت خوبصورت جھیل کے کنارے آباد ہے۔''

پجاری نے کہا

''اس کو چھوڑو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ جس ولی عہد شہزادے کو ہم نے قتل کرنا ہے، وہ کہاں پر ہوتا ہے؟''

عنبر کہنے لگا:

''ولی عہد شہزادے اپنی والدہ ملکہ چین کے ساتھ ملکہ کے محل میں رہتا

ہے۔ملکہ کا کمرہ شاہی محل کے مغربی جانب ہے۔وہاں دن رات
سپاہیوں کا سخت پہرہ رہتا ہے۔"

پجاری بولا:

"کوئی ایسی جگہ ہے جہاں سے ہم شاہی محل کے اندر داخل ہو سکیں؟"

یہ کہنا مشکل ہے لیکن ایک راستہ ہے یہ راستہ محل کی مشرقی جانب ایک
دیوار میں ہے اس دیوار میں ایک پرانا دروازہ ہے جو ہمیشہ بند رہتا
ہے اس دروازے میں سوراخ کر کے ہم رات کے وقت محل کے اندر
داخل ہو سکتے ہیں۔

پجاری نے پوچھا:

"پھر اس کے بعد ہم ولی عہد شہزادے تک کس طرح پہنچ سکتے ہیں؟"

"اسے لیے ہمیں محل کے صحن میں سے ہو کر بائیں جانب ایک بارہ
دری پر چڑھنا ہو گا۔اس بارہ دری سے ایک راستہ نیچے محل کے ایک

کمرے میں جاتا ہے۔راستے میں اگر پہرہ داروں کو ہم قتل کرتے
چلے جائیں تو وہ برآمدوں اور ایک کمرے میں سے گزر کر ہم ملکہ چین
کے سونے کے کمرے میں پہنچ جائیں گے۔ولی عہد شہزادہ بھی اسی
خواب گاہ میں ہمیں ملے گا۔پہلے شہزادہ الگ ایک کمرے میں اپنی
خادمہ کی نگرانی میں سوتا تھا۔لیکن جب سے شہزادے پر قاتلانہ حملہ کیا
گیا ہے ملکہ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ ہی سلاتی ہے۔"

پجاری بولا:

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ پھر ہمیں شہزادے کے ساتھ ساتھ ملکہ کو بھی
ہلاک کرنا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے جب ہم شہزادے کے گلے پر خنجر
چلائیں گے تو وہ شور مچائے گا اور شور کی آواز سن کر اس کی ماں بھی اٹھ
پڑے گی اور پھر ہماری گرفتاری یقینی ہو جائے گی۔"

عنبر نے ناگ سے پوچھا:

"پھر تم کیا مشورہ دیتے ہو ناگ۔"

ناگ نے کہا:

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں بے ہوش کر دینے والی دوائی استعمال کرنی پڑے گی۔ بے ہوش کر دینے سے ہم بڑی آسانی کے ساتھ ملکہ کی جان پر ہاتھ ڈالے بغیر ولی عہد کو اٹھا کر لے جائیں گے، یا اسے وہاں ہلاک کر دیں گے۔"

"یہ خیال مجھے پسند آیا ہے۔" پجاری سوانگ بیچ میں بول پڑا:

"بے ہوش کر دینے والی دوائی میرے پاس موجود ہے اس دوائی کی مدد سے ملکہ، کنیزوں اور شہزادے کو بے ہوش کر دیں گے اور پھر اسے اٹھا کر لے جائیں گے۔ راستے میں خطرہ محسوس ہوا تو اسے وہیں ختم کر دیں گے۔"

سرائے کا مالک بولا:

"بہترین چال ہے یہ۔"

عنبر نے کہا:

"میرا خیال ہے ہمیں کل ہی یہ کام کر ڈالنا چاہیے۔"

ناگ بولا:

"ٹھیک ہے ہم صبح صبح دارالحکومت کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں وہاں چل کر بھیس بدل کر گھوڑوں وغیرہ کی تجارت کریں گے اور کسی وقت رات کے اندھیرے میں شاہی محل پر حملہ کر دیں گے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔ یہ بات طے ہو گئی اب میں چل کر کل کے سفر کے لیے بندوبست کرتا ہوں صبح تم سب لوگ تیار رہنا سرائے کا مالک اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گا اور ہم اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔"

اس خفیہ اجلاس کے بعد سرائے کا مالک تو ناگ کے ساتھ اسی کمرے

میں رات بسر کرنے کے لیے رہ گیا اور پجاری سوانگ اگلی صبح کا وعدہ
لے کر واپس اپنے کمرے میں چلا گیا۔

عنبر اور ناگ اکیلے نہیں تھے وہ آپس میں کھل بات بھی نہیں کر سکتے
تھے۔ ماریا بھی اسی کمرے میں موجود تھی۔ سرائے کے مالک کی وجہ
سے وہ بھی کوئی بات نہیں کر سکتی تھی۔ سرائے کا مالک سونے کا نام ہی
نہیں لیتا تھا۔ باتیں ہی باتیں کیے جا رہا تھا۔ ایک بات ختم ہوتی تھی تو
دوسری شروع کر دیتا تھا۔ اصل میں وہ واپس اپنے گھر جانے پر خوش
تھا۔ پھر اس نے غیبی چڑیل کی باتیں شروع کر دیں اور کہنے لگا کہ میں
بہت بہادر ہوں۔

میں تو کبھی کسی سے نہیں ڈرتا۔ اگر کوئی غیبی چڑیل ہے تو بے شک
میرے سامنے آئے۔ ایک ایسا جھانپڑ دوں کہ قلابازیاں کھاتی نظر
آئے۔

ماریا اس کی باتوں پر سخت پیچ و تاب کھا رہی تھی مگر مجبور تھی سرائے کے
مالک کو اس کی باتوں کا زندہ ثبوت نہیں دے سکتی تھی۔

آخر ناگ نے کہا:

"اگر یہاں غیبی چڑیل آ گئی تو تم لنگوٹی تھام کر یہاں سے بھاگتے نظر
آؤ گے۔"

"غیبی چڑیل میں اتنی جرات ہے کہ میرے سامنے آئے۔"

ماریا غصہ کھا کر اور کڑوا گھونٹ پی کر رہ گئی۔ اس نے سوچا وہ سرائے
کے مالک کو راستے میں جا کر پکڑے گی اور اس کی توہین والی باتوں کا
اسے ضرور جواب دے گی۔ تھوڑی دیر بعد سرائے کا مالک سو گیا اور
زوردار خراٹے لینے لگا۔

ناگ نے ماریا کو آہستہ سے آواز دی:

"ماریا کیا تم یہاں پر ہو؟"

ماریا نے سرگوشی میں کہا:

"ہاں میں یہاں ہوں"

منگول گوریلا

منہ اندھیرے پجاری سوانگ نے آکر سب کو جگا دیا۔
وہ چین کے دارالحکومت کی طرف سفر کی تیاریاں کرنے لگے۔ عنبر اور ناگ کو معلوم تھا کہ ماریا کس جگہ پر سو رہی ہے۔ انہوں نے سوانگ اور سرائے کے مالک کو اس طرف جانے ہی نہ دیا۔ ماریا ایک طرف سب سے الگ ہو کر کونے میں منگولوں کے پیچھے کمبل اوڑھے سو رہی تھی شور سن کر وہ بھی اٹھ بیٹھی۔ ناگ کسی بہانے منگولوں کے پاس آیا اور اس نے سرگوشی میں ماریا کے کان میں کہا:

"تیاری پکڑ لو ماریا بہن۔"

ماریا اٹھ کر اسی جگہ چھپی بیٹھی رہی اور دروازہ کھلنے کا انتظار کرتی رہی۔ پجاری سوانگ نے سفر کی تیاری کر رکھی تھی۔ خانقاہ کے باہر گھوڑے تیار تھے۔ ایک فالتو گھوڑا بھی ساتھ تھا جس پر کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا تھا۔ اس نے سونے کے بہت سے سکے بھی رکھ لیے تھے تاکہ راستے میں کام آئیں۔ سرائے کا مالک برا منہ بنا کر بڑبڑ کرتا ہوا اٹھا اسے نیند پیاری تھی۔ مگر پجاری سوانگ نے اس کی پیٹھ پر لات مار کر کہا:

"اٹھتے ہو یا اٹھا کر باہر پھینک دوں؟"

"اٹھتا ہوں بھائی سوانگ، ناراض کیوں ہوتے ہو۔"

سرائے کا مالک بھی اٹھ کر تیار ہو گیا۔ وہ واپس سرائے میں جانے کے لیے تیار ہوا تھا اور باقی لوگ چین کے شاہی محل کی طرف جانے کو تیار ہو رہے تھے۔ ابھی صبح کا اجالا پوری طرح سے نہیں پھیلا تھا کہ یہ قافلہ خانقاہ سے روانہ ہو گیا۔ ایک منزل طے کرنے کے بعد انہوں نے سرائے کے مالک کو دوسری سڑک پر روانہ کر دیا۔ یہ سڑک سرائے کے مالک کے گاؤں کی طرف جاتی تھی۔ سوانگ نے اسے کہا:

"تم اکیلے ڈرو گے تو نہیں؟"

سرائے کے مالک نے سینہ ٹھونک کر کہا:

"میں کوئی بچہ ہوں جو ڈروں گا۔"

پجاری نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا:

"میاں غیبی چڑیل کنوئیں سے باہر نکل چکی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ راستے میں تم پر حملہ کر دے۔"

سرائے کے مالک نے گردن اکڑا کر کہا:

"اجی کئی دیکھی ہیں غیبی چڑیلیں۔ باپ کی قسم اگر وہ مجھے راستے میں مل گئی تو ایک تو ہی مکہ مار کر اس کا کچومر نکال دوں گا۔"

سب قہقہہ لگا کر ہنس پڑے اور سرائے کا مالک اکیلا روانہ ہو گیا۔

اس کا گاؤں خانقاہ سے دو پڑاؤ کے فاصلے پر تھا۔ ٹھیک اسی وقت جب سرائے کا مالک علیحدہ سڑک پر اکیلا چلا، ماریا نے ناگ سے کان میں کہا:

"ناگ بھائی، میں ذرا سرائے کے مالک کی خبر لے کر تم لوگوں کے ساتھ ابھی آ کر مل جاتی ہوں، فکر نہ کرنا۔"

ناگ مسکرا دیا اور ماریا سرائے کے مالک کے پیچھے چل پڑی۔ وہ

گھوڑے کو سرپٹ دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ سڑک کچی اور پتھریلی تھی
اس گھوڑا خوب دوڑ رہا تھا۔ ماریا نے بھی کچھ فاصلے پر اس کے پیچھے
گھوڑا لگا رکھا تھا۔ وہ جلد سرائے کے مالک سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتی
تھی۔ اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس کے پیچھے گھوڑا دوڑاتی
چلی جاتی۔ آخر اسے واپس بھی جانا تھا۔ ماریا ایک ٹیلے کے اوپر سے
ہوکر سرائے کے مالک کے آگے جا کر سڑک کنارے کھڑی ہوگئی اور
اس کا انتظار کرنے لگی۔ جب اس نے دور سے سرائے کے مالک کو
گھوڑے پر آتے دیکھا تو وہ سڑک کے عین درمیان میں آ کر کھڑی ہو
گئی۔

سرائے کے مالک کا گھوڑا قریب آیا تو ماریا نے اپنے گھوڑے کی
باگیں زور سے کھینچ کر اسے روک لیا۔ اس کا گھوڑا زور سے ہنہنایا۔
سرائے کے مالک کا گھوڑا دوسرے گھوڑے کی ہنہناہٹ سن کر بدک

گیا اور سرائے کے مالک کو نیچے گرا خود ایک درخت کے نیچے جا کر
رک گیا۔ سرائے کا مالک بھی پریشان ہوگیا۔ کیونکہ ایک اور گھوڑے
کی ہنہناہٹ اس نے بھی سنی تھی۔ مگر گھوڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے
اچانک غیبی چڑیل کا خیال آ گیا۔ وہ ڈر کر اپنے گھوڑے کی طرف
بھاگا۔ مگر ماریا نے کمند ہاتھ میں لے کر زور سے اس پر پھینکی۔ سرائے
کا مالک اس کمند میں پھنس کر گر پڑا۔ ماریا نے گرج کر کہا:

"میں غیبی چڑیل ہوں اور تجھ سے بدلہ لینے آئی ہوں۔ بول اب مجھ
سے دو دو ہاتھ کرنے کی جرات کرے گا؟"

سرائے کے مالک کا رنگ فق ہوگیا۔ اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔ اس
نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"معاف کر دو اے غیبی چڑیل، مجھ سے سخت غلطی ہوگئی۔
معاف کر دو اب کبھی تمہارے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں

نکالوں گا۔"

ماریا نے گرج کر غصے سے کہا:

"نہیں، ہرگز نہیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ تم نے سب کے سامنے میری بے عزتی کی ہے۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ میں تمہارا ابھی سارا خون نکال کر پی جاؤں گی۔"

سرائے کا مالک سجدے میں گر پڑا۔

"دیوتاؤں کے لیے میری خطا بخش دو، میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں۔"

اور سرائے کا مالک سجدے میں گر پڑا۔ ماریا نے قہقہہ لگا کر رسی کو زور سے کھینچ کر کہا:

"میں تمہیں تمہاری بدزبانی کی سزا ضرور دوں گی۔ چلو اس درخت کے پاس...... چلو......"

سرائے کا مالک سہم کر درخت کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ ماریا نے اس کے گرد رسا لپیٹ کر اسے کس کر باندھ دیا اور کہا:

"جب تک کوئی راہ گیر آ کر تمہاری مدد نہیں کرتا۔ تم اسی جگہ پڑے رہو گے۔

دیوتاؤں سے دعا کرو کہ کوئی مسافر جلدی ادھر سے گزرے۔ کیونکہ وہی تمہیں اس سے نجات دلائے گا، میں جا رہی ہوں۔"

ماریا نے ایک قہقہہ لگایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر واپس مڑ گئی۔ اس عرصے میں پجاری سوانگ کے ساتھ ناگ اور عنبر سفر کرتے ہوئے کافی نکل گئے تھے۔ ماریا نے بھی ان کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا اور بڑی تیزی سے سفر طے کرنے لگی۔ دھوپ خوب نکل آئی تھی۔ موسم خوب گرم ہو گیا تھا۔ دوپہر کے وقت مسافروں نے راستے میں ایک چشمے کے کنارے پڑاؤ ڈال دیا۔ یہاں انہوں نے کھانا نکال کر کھایا۔ کھانا

کھا کر وہ چلنے کی تیاریاں کر رہے تھے کہ ماریا بھی وہاں پہنچ گئی۔ وہ جان بوجھ کر ان کے پیچھے پیچھے رہنا چاہتی تھی لیکن ذرا آگے آ کر اس نے عنبر کے کان میں کہہ دیا کہ میں آ گئی ہوں۔

عنبر نے چپکے سے ناگ کو اطلاع کر دی کہ ماریا واپس آ گئی ہے۔ یہ چھوٹا سا قافلہ پھر روانہ ہو گیا۔

خانقاہ سے چین کے دارالحکومت تک کا سفر بڑا لمبا تھا۔ راستے میں انہوں نے کئی پہاڑ اور دریا اور جنگل عبور کرنے تھے۔ پجاری سوانگ راستے کے چپے چپے سے واقف تھا۔ اس کا اندازہ تھا کہ وہ کیتھے میں پہنچ جائیں گے۔ راستے میں پجاری سوانگ نے ایک مقام پر اپنے ایک گوریلا جاسوس سے بھی ملاقات کرنی تھی جو ان کے لیے چین میں کام کر رہا تھا۔

عنبر اور ناگ کو یہ ڈر تھا کہ کہیں وہ گوریلا پہچان نہ لے اور ان کا راز

فاش نہ ہو جائے۔ انہیں اپنی زندگیوں کے بارے میں کوئی فکر نہ تھا۔ اندیشہ تھا کہ پھر شہزادہ ولی عہد کی زندگی خطرے میں ہی رہے گی۔ عنبر نے باتوں ہی باتوں میں پجاری سوانگ سے پوچھا بھائی وہ گوریلا کون ہے۔ اور اس کا نام کیا ہے، پجاری نے کہا:

"اس کا نام خاقان ہے اور وہ ایک عرصے سے ہمارے لیے یہاں جاسوسی کر رہا ہے۔"

خاقان کا نام سنتے ہی عنبر کو کچھ تشویش ہوئی تھی۔ کیونکہ اسی نام کے ایک گوریلے سے ان کا ہیروں کی چوری کے سلسلے میں شاہی محل میں واسطہ پڑ چکا تھا۔ اگر یہ وہی خاقان تھا تو اسے معلوم تھا کہ عنبر اور ناگ شہنشاہ چین اور ملکہ چین کے آدمی ہیں۔ بن قوم کے گوریلے نہیں ہیں عنبر نے ناگ سے بھی راستے میں خاقان نام کے گوریلے کے بارے میں ذکر کیا۔ اس نے بھی یہی کہا کہ وہ شخص ضرور انہیں جانتا ہو گا، بہر

حال اس کا فیصلہ سفر کے درمیان خاقان کے گاؤں جا کر ہی ہو سکتا تھا
کہ وہ شخص کون ہے اور عنبر اور ناگ کو جانتا بھی ہے یا نہیں سفر جاری رہا
منزلوں پر منزلیں گزرتی گئیں۔ رات انہوں نے ایک جنگل میں بسر
کی۔ صبح کو پھر وہ سفر پر روانہ ہو گئے۔ دوپہر کو انہوں نے ایک جگہ کھانا
کھایا۔ گھوڑوں کو دانا دنکا کھلا کر پانی پلایا۔ خود بھی آرام کیا اور گھوڑوں
کو بھی کھلا چھوڑ دیا۔ شام کو سفر پر روانہ ہو گئے اور آدھی رات تک سفر
طے کرتے رہے۔

آدھی رات گزر جانے کے بعد وہ ایک جگہ میدان میں سو گئے۔ عنبر
اس دوران میں چوری چوری ماریا کو کھانا دیتا رہا۔ رات کو وہ سوتے
رہے۔ صبح پھر آگے روانہ ہو گئے۔ اسی طرح سفر کرتے کرتے انہیں
تین دن گزر گئے۔ اب خاقان کا گاؤں قریب آ رہا تھا۔ سوانگ نے
ایک پہاڑی کی ڈھلان پر سے اترتے ہوئے عنبر کو دور سے نیچے وادی

میں ایک مکان دکھایا جس کی چھت پر گندم کے گٹھے پڑے سوکھ رہے
تھے۔

وہ دیکھو، مکان خاقان کا ہے جو ہمارا بہترین جاسوس ہے
اور بڑی دیر سے ہمارے لیے یہاں کام کر رہا ہے۔ سردار کو اس پر بڑا
بھروسہ ہے۔ کیا تم اسے نہیں جانتے؟ اسے تو ہمارے قبیلے کے بھی
لوگ جانتے ہیں۔"

عنبر نے جھوٹ موٹ ہی کہہ دیا:

"ارے ہاں، مکان دیکھ کر یاد آیا۔ اس کا نام تو میں نے کئی بار سردار کی
زبان سے سنا ہے وہ بھی کہا کرتا ہے کہ خاقان برونڈا کی وادی میں رہتا
ہے اور بڑا وفادار جاسوس ہے۔"

پجاری سوانگ نے مسکرا کر کہا:

"جب ہی میں بھی سوچ رہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسے نہ

جانتے ہو، اس کے نام سے تو بن قوم پرستوں کا بچہ بچہ واقف ہے۔
کیوں ناگ تم بھی اسے جانتے ہوناں؟"
ناگ نے فوراً جواب دیا:
"بھائی سوانگ، خاقان کو بھلا کون نہیں جانتا۔ وہ تو ہمارا بڑا وفادار انسان ہے۔ ہماری منگول قوم کو اس پر فخر ہے۔ ہم تو اس کی وفاداری اور محبت کے ہمیشہ گن گاتے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے خاقان کی زیارت نصیب ہو رہی ہے۔"
عنبر نے ناگ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا:
"ناگ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم خاقان سے ملاقات کرنے والے ہیں، ورنہ ایسے بہادر گوریلوں کا دیدار بھلا کب کسی کو ملتا ہے۔"
پجاری سوانگ نے خوش ہو کر کہا:
"مجھے بڑی خوشی ہے کہ تم بھی خاقان سے اتنا ہی پیار کرتے ہو جتنا کہ میں کرتا ہوں۔ خاقان بے شک ہماری قوم کا قیمتی بیٹا ہے اس نے کئی بار اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر منگول قبیلے کے عوام کے لیے کام کیا ہے۔"
ناگ نے جھوٹ کہا:
"بھلا ایسے لائق بیٹے کو کون سی قوم بھلا سکتی ہے؟"
پجاری سوانگ نے کہا:
"شاید تمہیں معلوم نہ ہو۔ خاقان پہلا منگول گوریلا ہے جس نے اپنی قوم اور وطن کے لیے اپنے بچوں تک کو قربان کر دیا ہے۔
ہم اس پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔"
عنبر بڑا حیران ہوا کہ پجاری جس خاقان کی تعریف کر رہا ہے اگر یہ وہی خاقان نکلا، جسے وہ جانتے ہیں اور جوان کو جانتا ہے تو معاملہ بڑا

گڑبڑ ہو جائے گا۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا خاقان سے ملاقات ہو
کر ہی رہنی تھی۔ پجاری سوانگ خاقان کی تعریف میں زمین و آسمان
ایک کر رہا تھا۔

"بس اب کچھ دیر میں ہم خاقان کے مکان میں پہنچنے والے ہیں۔ وہ
یہاں اکیلا رہتا ہے۔ اس نے کسان کا بھیس بنا رکھا ہے۔ جس کی اپنی
تھوڑی سی زمین ہے اور جو اپنی زمین کی آمدنی پر بڑی قناعت سے
گزارہ کر رہا ہے۔ لیکن یہ بات یہاں کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ چینی
قوم کا سب سے بڑا دشمن ہے۔"

پجاری سوانگ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ عنبر اور ناگ کو اس کا قہقہہ بہت برا
لگا: پجاری کہنے لگا:

"دوپہر کا کھانا ہم خاقان کے گھر پر ہی کھائیں گے۔"

ناگ نے پوچھا:

"اسے ہماری اطلاع تو نہیں ہے؟"

سوانگ نے کہا:

"اطلاع کیسے دیتے بھائی، تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہمیں جلدی میں
خانقاہ سے کوچ کرنا پڑا ہے۔ مگر کوئی بات نہیں۔ ہم بغیر اطلاع دیے
بھی خاقان کے ہاں پہنچ سکتے ہیں اور جاسوس گوریلے تو اطلاع دیے
بغیر ہی پہنچا کرتے ہیں۔"

عنبر و ناگ بڑے گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ اگر سچ مچ وہی خاقان نکلا
جو انہیں جانتا ہے تو پھر وہ کیا کریں۔ ان کا راز تو فوراً فاش ہو جائے
گا۔ خاقان انہیں دیکھتے ہی پجاری سوانگ کو کہہ دے گا کہ یہ دشمن
کے آدمی ہیں۔ انہیں فوراً گرفتار کر لو۔

معاملہ سارے کا سارا چوپٹ ہو جائے گا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ
خاقان کے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے وہ ماریا سے مشورہ

کریں مشورے کے لیے ضروری تھا کہ وہ سفر کرتے کرتے رک جائیں۔"

چنانچہ اس کا حل عنبر نے ڈھونڈ نکالا۔

اس نے اچانک ایک چیخ ماری اور گھوڑے پر سے نیچے گر پڑا۔ پجاری سوانگ نے ایک دم اپنا گھوڑا روک لیا اور عنبر کو اٹھا کر اس کا سر سہلانے لگا۔

خیریت تو ہے نہ عنبر؟ عنبر کیا ہو گیا تھا بھائی؟"

عنبر نے آنکھیں کھول کر کہا:

"مجھے کوئی عورت نظر آئی ہے جس کے بڑے لمبے لمبے دانت ہیں اور آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح چمک رہی ہیں۔ میں ڈر گیا تھا۔"

پجاری سوانگ نے کہا:

ضرور وہی غیبی چڑیل تمہیں نظر آئی ہے۔ کم بخت ہمارا برابر پیچھا کر رہی

ہے۔ خیر کوئی بات نہیں تم آرام کرو۔ میں سب کچھ دیکھ لوں گا۔"

عنبر نے کہا:

"میرا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ کسی طرح جنگل میں سے چندن بوٹی تلاش کر کے لائی جائے اس بوٹی کو اگر میں پانی کے ساتھ کھا لوں تو میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گا۔"

پجاری سوانگ نے کہا:

"وہ بوٹی کہاں ملے گی؟ اس کی شکل و صورت کیسی ہے؟ مجھے بتاؤ میں ابھی اسے جنگل سے توڑ کر لے آتا ہوں۔"

عنبر نے یوں ہی جھوٹ موٹ اسے بوٹی کی شکل بتائی پجاری سوانگ قریب کے جنگل میں بوٹی تلاش کرنے چلا گیا۔ عنبر اور ناگ نے ماریا کو اپنے پاس بلایا اور ساری بات کھول کر بیان کر دینے کے بعد اس سے مشورہ لیا۔ ماریا نے کہا:

"ضرور یہ وہی خاقان ہے اور ہم وہاں جا کر ایک زبردست مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ اگر ہم خاقان اور پجاری کو ہلاک بھی کر دیں تو ہمارا مقصد حل نہیں ہوگا۔ اس ملک میں سینکڑوں منگول گوریلے کام کر رہے ہیں۔

منگول کسی دوسرے گوریلے کے سپرد یہ کام کر دے گا کہ وہ ولی عہد کو قتل کرے اور ہمیں بھی پتہ نہ چل سکے گا کہ وہ گوریلا کون ہے؟"

ناگ بولا:

"پھر کیا کرنا چاہیے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹنے پائے؟"

ماریا نے کہا:

"یہی ہو سکتا تھا کہ میں پہلے جا کر پتہ کر لیتی کہ خاقان کون ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ میں خاقان شکل سے ہی واقف نہیں۔ اسے صرف تم دونوں ہی جانتے ہو اس طرح میرا وہاں جانا بے معنی ہے۔"

ابھی دو باتیں ہی کر رہے تھے کہ دور سے انہیں پجاری سوانگ آتا دکھائی دیا۔ عنبر نے ماریا سے کہا کہ اب جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ سوانگ آ رہا ہے تم پیچھے چلی جاؤ۔ اب سوانگ ان کے پاس آ گیا۔ اس نے بتایا کہ سارے جنگل میں چندن بوٹی کہیں بھی نہیں ہے۔ عنبر نے کہا کہ سارے جنگل میں چندن بوٹی کہیں بھی نہیں ہے عنبر نے کہا کہ اس کی سر درد ٹھیک ہو گئی ہے۔ اب چندن بوٹی کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ اٹھ کر گھوڑے پر سوار ہو گیا اور یہ قافلہ خاقان کے گھر کی طرف چلنے لگا۔

خاقان کا گھر بالکل قریب آ گیا تھا۔

پُل ٹوٹ گیا

دوپہر کے وقت یہ لوگ خاقان کے گھر پہنچ گئے۔

سوانگ پجاری آگے آگے تھا۔ عنبر اور ناگ پیچھے پیچھے تھے۔ ان کے پہلو میں ماریا چلی آرہی تھی۔ عنبر اور ناگ پریشان تھے کہ اگر خاقان نے انہیں پہچان لیا تو سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا۔ خاقان کا مکان ایک معمولی دیہاتی کسان کا مکان تھا۔ کچی دیواروں کے اوپر گھاس کی چھت پڑی تھی۔

باہر آنگن میں ایک بھینس بندھی چارہ کھا رہی تھی۔

سوانگ نے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے ایک نوجوان دیہاتی نے دروازہ کھولا:

"آپ کو کس سے ملنا ہے؟"

سوانگ نے کہا:

"خاقان کہاں ہے ہم اس سے ملنے آئے ہیں۔"

نوجوان بولا:

"وہ ابھی ابھی ساتھ والے گاؤں میں سبزی ترکاری لینے گیا ہے۔ آپ کو ضروری کام ہے تو انتظار کریں۔ میں اسے جا کر بلا لاتا ہوں۔"

سوانگ نے بنچ پر بیٹھتے ہوئے کہا:

"ہمیں کچھ کھانے پینے کو دے کر تم خاقان کو جا کر ہماری خبر دے دو۔ بلکہ اسے ساتھ لے کر آؤ۔ کہنا، خانقاہ کا بڑا پجاری اور اس کے دوست ملنے آئے ہیں۔"

نوجوان دیہاتی نے کہا:

"ابھی کھانا حاظر کرتا ہوں۔"

کوٹھڑی میں جا کر وہ ایک طشت میں روٹیاں، ساگ، چٹنی اور دودھ
لے آیا۔

"یہ روکھی سوکھی حاضر ہے، اسے تناول فرمائیں۔ میں ابھی جا کر
خاقان کو خبر کرتا ہوں۔ بلکہ اسے ساتھ ہی لے کر آتا ہوں۔"

نوجوان چلا گیا۔ عنبر، ناگ اور پجاری سوانگ کھانا کھانے لگے۔ عنبر
اور ناگ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ خاقان گھر پر نہیں تھا۔ ناگ نے ماریا
کے لیے چوری چوری روٹی اور ساگ بچا کر الگ رکھ لیا۔ کھانے سے
فارغ ہو کر وہ چشمے پر پانی پینے اور منہ ہاتھ دھونے کے بہانے گیا۔
ماریا قریب ہی بھوکی بیٹھی تھی۔ ناگ نے آہستہ سے ماریا کو آواز دی۔

ماریا نے کہا:

"میں یہاں ہوں ناگ بھائی، اس نیلے پتھر کے پاس۔"

"میں تمہارے لیے روٹی لایا ہوں ماریا بہن۔"

ماریا بولی:

"ٹھیک ہے یہاں رکھ دو۔ بھوک سے میرا دم نکلا جا رہا ہے؟"

"کیا خاقان گھر پر نہیں ہے"

ناگ نے کہا:

"نہیں، مگر ایک نوجوان اسے ساتھ والے گاؤں سے بلانے کے لیے
چلا گیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کریں۔ خاقان ہمیں آتے ہی
پہچان لے اور ہم ایک اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ سوانگ
کے ساتھ ہماری لڑائی شروع ہو جائے گی اور ہمارا سارا منصوبہ خاک
میں مل جائے گا۔"

ماریا نے کھانا کھاتے ہوئے کہا:

"اگر تم کہو تو میں کھانا کھا کر اس دیہاتی نوجوان کے پیچھے جاتی ہوں
اور راستے میں ہی خاقان کا کام تمام کر دیتی ہوں۔"

ناگ نے کہا:

"اگر اسے مارے بغیر کام نکل سکے تو زیادہ بہتر ہے۔"

"وہ کون سا طریقہ ہو سکتا ہے؟"

ناگ نے کہا:

"یہی تو سوچنے کی بات ہے۔"

ماریا نے کہا:

"جہاں تک مجھے یاد ہے خاقان جس گاؤں میں گیا ہے اس راستے میں ایک پہاڑی ندی پر رسے کا پل بنا ہوا ہے اگر کسی طرح سے میں جا کر وہ پل گرا دوں تو پھر خاقان اس طرح ہمیں نہ مل سکے گا۔ کیونکہ ندی کافی چوڑی ہے اور پانی کا بہاؤ بہت تیز ہے۔"

ناگ نے کہا:

"یہ ترکیب تم نے بڑی اچھی بتائی ہے ماریا بس اسی پر عمل کرو۔

خاقان سے بچنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ ابھی تم جا کر تلوار سے رسی کا پل کاٹ ڈالو۔"

ماریا کھانا کھا کر اٹھی اور گھوڑے پر سوار ہو کر ندی کے پل کی طرف دوڑ پڑی۔ اس کا اندازا بالکل صحیح تھا۔ دونوں گاؤں کے درمیان ایک تیز رفتار پہاڑی ندی تھی جس کے اوپر جال کی طرح چھوٹا سا رسیوں کا پل کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ وہی نوجوان تھا جو خاقان کو بلانے کے لیے جا رہا تھا۔ ماریا اس کے قریب سے نکل کر بہت آگے آ گئی وہ پل کی طرف چلا جا رہا۔

گھوڑے سے اتر کر اس نے تلوار نکالی اور درخت کے ساتھ بندھا ہوا پل کا رسا کاٹنے لگی۔ رسا کافی مضبوط تھا۔ لیکن اس کی تلوار بھی بہت تیز تھی اس نے جلدی جلدی رسا کاٹنا شروع کر دیا۔

دوسری طرف دیہاتی نوجوان بھی جلدی جلدی راستہ طے کرتا اور پل

کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ماریا کو وہ نوجوان کچھ فاصلے پر اپنی طرف آتا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ماریا نے تلوار کے پے در پے دو تین ہاتھ رسے پر مارے اور رسا کٹ گیا۔ رسے کے کٹتے ہی رسیوں کا پل ندی میں گر گیا۔

ماریا گھوڑے پر سوار ہو کر پرے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ دیہاتی نوجوان قریب آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کسی نے پل کاٹ کر گرا دیا ہے۔ وہ تعجب سے ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ یہ کام اس علاقے میں کبھی نہ ہوا تھا۔

لیکن اب وہ ندی کے دوسری طرف نہ جا سکتا تھا۔ ندی عبور بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ کیونکہ پانی اس قدر تیز تھا کہ اگر وہ اس میں اتر جاتا تو پانی کا ریلا اسے تنکے کی طرح اپنے ساتھ بہا لے جاتا وہ کچھ دیر وہاں کھڑا سوچتا رہا کہ کیا کیا جائے۔

پھر وہ، ناامید ہو کر مڑا اور گاؤں کی طرف چل پڑا۔ وہاں مکان پر عنبر، ناگ اور سوانگ خاقان کا انتظار کر رہے تھے۔ ناگ نے چپکے سے موقع ماریا کی ساری سکیم سمجھا دی تھی۔

دیہاتی نوجوان نے جب آ کر بتایا کہ کسی نے رسوں کا پل کاٹ دیا ہے اور خاقان کے پاس گاؤں میں نہیں جا سکا تو وہ حیران رہ گئے۔

عنبر نے پوچھا:

"یہ پل کس نے کاٹ دیا؟ کیا پہلے بھی یہاں کبھی ایسا واقعہ ہوا ہے؟"

دیہاتی نوجوان نے کہا:

"بالکل نہیں، یہ ساری زندگی میں پہلی بار ہوا ہے کہ پل توڑ دیا گیا ہو۔ پل تو سالوں سے اسی طرح چلا آ رہا تھا۔"

سوانگ نے کہا:

"یہ کام کس کا ہو سکتا ہے؟"

دیہاتی نوجوان نے کہا:

"یہاں ہمارے ملک میں ہماری دشمن منگول قوم کے گوریلے آج کل بڑی سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ کام انہی دشمن کے گوریلوں کا ہے۔"

سوانگ نے سوچا کہ ہوسکتا ہے ان کے گوریلے ہی یہ کام کر گئے ہوں مگر جو کچھ بھی ہوا تھا۔ اب وہ خاقان سے نہیں مل سکتے تھے۔

دوسری طرف عنبر اور ناگ اسے کہہ رہے تھے کہ ہمیں آگے چلنا چاہیے اور خاقان کو ملنے کا خیال دل سے نکال دینا چاہیے۔

سوانگ نے کہا:

"خاقان کا ملنا بہت ضروری تھا اس سے شہزادے کے قتل کے بارے میں بہت کچھ مشورہ لینا تھا۔ مگر اب کیا ہوسکتا ہے پل ٹوٹ چکا ہے۔ ظاہر ہے سوائے آگے چلنے کے ہم اور کیا کر سکتے ہیں؟

مگر سوال یہ ہے کہ ہم اس ندی کو کیسے پار کریں گے۔"

ناگ نے کہا:

"مگر ہم تو بھی ندی کے ساتھ ساتھ سفر کریں گے۔"

"ٹھیک ہے، لیکن جہاں تک میرا خیال ہے ایک مقام پر ہمیں اس ندی کو عبور کرنا ہوگا۔"

دیہاتی نوجوان نے کہا:

"یہاں سے اگر آپ دو دن کی مسافت پر ندی کے ساتھ ساتھ چلتے جائیں تو ایک جگہ پر لکڑی کا پل ملتا۔"

سوانگ نے اندیشے کا اظہار کیا:

"کیا معلوم گوریلوں نے اس پل کو بھی تباہ کر دیا ہو؟"

عنبر نے جھٹ کہا:

"یہ تو ہمیں وہاں چل کر ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ اگر پل توڑ بھی دیا ہوگا

تو ہم وہاں جا کر کچھ بندوبست کر لیں گے۔"

سوانگ کہنے لگا:

"ٹھیک ہے۔ پھر۔ چلو یہاں سے آگے چلیں۔ اب ہمیں ایک جگہ پر رکنا تو نہیں ہے۔ ہم ایک اہم کام پر نکلے ہوئے ہیں۔"

سوانگ نے دیہاتی نوجوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"دوست، پل تیار ہو جانے کے بعد خاقان یہاں آئے تو اسے کہنا کہ اس کے خانقاہ کے دوست آئے تھے اور آگے چین کے دارالحکومت کی طرف چلے گئے ہیں۔ اسے کہنا کہ ہم واپسی پر اسے ضرور ملیں گے اور ایک خوش خبری بھی سنائیں گے۔"

دیہاتی نوجوان نے جھک کر کہا:

"بہت اچھا جناب، میں ان کے آتے ہی آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔"

"خدا حافظ۔"

"خدا حافظ۔"

عنبر، ناگ اور سوانگ اس گاؤں سے بھی نکل گئے۔ ماریا ان کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ عنبر اور ناگ نے خدا کا لاکھ شکر ادا کیا کہ ماریا کی عقلمندی اور ہمت نے ان پر مصیبت آتے آتے ٹل گئی۔

اگر وہ یہ کام نہ کرتی اور رسوں کا پل نہ کاٹتی تو ان کے لیے بڑی مشکل پیدا ہو گئی تھی۔ ان کا سفر ایک بار پھر شروع ہو گیا۔ شام تک دامن میں اسی تیز رفتار ندی کے کنارے پڑاؤ ڈال دیا۔

ندی میں پہاڑوں کا شفاف پانی شور مچاتا، پتھروں سے ٹکراتا، بڑی تیز رفتاری کے ساتھ بہتا چلا جا رہا تھا۔ انہوں نے فاصلے فاصلے پر بستر لگا لیے۔ یہاں موسم ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ آگ جلا کر انہوں نے کھانا پکایا۔

کھانا کھا کر سوانگ، عنبر اور ناگ سے باتیں کرنے لگا۔ ناگ نے یہاں بھی کھانا چھپا کر چپکے سے دور بیٹھی ہوئی ماریا کو دے دیا تھا۔

سوانگ کہہ رہا تھا:

"ابھی سات روز کا سفر باقی ہے۔ اگر ہم اسی رفتار سے چلتے رہے تو خیال ہے کہ سفر چھٹے روز ہی ختم ہو جائے گا اور ہم چین کے دارالحکومت کینتھے پہنچ جائیں گے۔"

عنبر بولا:

"مجھے یقین ہے کہ ہمارا سفر جلد ختم ہو جائے گا۔"

سوانگ نے پوچھا:

"یہ ناگ ادھر بیٹھا کیا کر رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ کسی سے باتیں کر رہا ہے۔"

عنبر نے جلدی سے کہا:

"اس کی عادت ہے کہ وہ کھانا کھا کر کچھ دیر الگ جا کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔"

سوانگ نے کہا:

"جب ہی میں بھی حیران تھا کہ ہر دفعہ کھانے کے بعد الگ جا کر کیوں بیٹھ جاتا ہے اور کس سے ہلکی ہلکی سرگوشیوں میں باتیں کرتا رہتا ہے۔"

عنبر بولا:

"میں خود اس کی عادت سے کبھی تنگ آ جاتا ہوں۔ مگر ہزار بار منع کرنے پر بھی اس کی یہ عادت دور نہیں ہوتی۔ اچھا میں اسے جا کر بلا لاتا ہوں۔"

عنبر اٹھ کر ناگ کے پاس گیا اور بولا:

"ناگ بھائی، اب ماریا بہن سے باتیں کرنی بند کر دو۔ سوانگ کو خواہ مخواہ کہیں شک نہ ہو جائے۔ ماریا بہن، تم بھی اب آرام سے سو جاؤ۔ صبح ناشتے کے وقت ملاقات ہوگی۔"

ماریانے کہا:

"عنبر بھائی، میں نے غائب ہو کر آپ کو بھی مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ میں خود بھی تنگ آ گئی ہوں۔ مگر کیا کروں۔ اب یہ بات میرے بس میں نہیں رہی۔ خدا جانے جادوگر نے کون سا کالا علم پڑھ کر مجھ پر پھونکا ہے کہ سب کو دیکھتی ہوں، لیکن مجھے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جس شے کو ہاتھ میں لیتی ہوں غائب ہو جاتی ہے۔"

عنبر نے کہا:

"ایسا نہ کہو ماریا بہن اس وقت تمہارا غائب ہونا ہمارے لیے بڑی رحمت کا باعث ہے۔ اگر تو غائب نہ ہوتی تو خاقان ہمیں پکڑ لیتا اور ہم ایک نئی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے۔ ابھی تو تم کچھ عرصہ غائب ہی رہو تو اچھا ہے۔ چلو ناگ، واپس سوانگ کے پاس چلتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اسے ہم پر ابھی سے کسی قسم کا شک پڑے۔"

"چلو بھائی، اچھا ماریا بہن اب تم آرام کرو۔ صبح ملاقات ہو گی۔"

"شب بخیر۔"

"شب بخیر۔"

عنبر اور ناگ اٹھ کر سوانگ پجاری کے پاس آ گئے، جو آگ کے پاس کھانا کھانے کے بعد لیٹا اونگھنے لگا تھا۔ عنبر اور ناگ بھی اس کے قریب ہی کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد تینوں گہری نیند سو چکے تھے۔ ادھر ماریا کو بھی نیند نے آ لیا تھا اور وہ بھی کمبل اوڑھے سو رہی تھی۔

ختم شد

۔ عنبر، ناگ اور ماریا، پجاری سوانگ کے ساتھ مل کر چین کے ظالم ولی عہد کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں۔

۔ پجاری سوانگ اپنے ساتھیوں سمیت ایک مکان میں قیام کرتا ہے۔

۔ عین اسی وقت ایک اندھیری گلی کی حویلی سے جادوگر نکلتا ہے اور ماریا پر حملہ کر کے اسے گرفتار کر لیتا ہے اور اس حویلی کو آگ لگا دیتا ہے۔

۔ عنبر، ناگ اور پجاری سوانگ، ماریا کو آگ سے نکالنے اور بدلہ لینے میں کیسے کامیاب ہوئے۔ یہ سب کچھ جاننے کے لیے اس ناول کی اگلی سیریز کے ستائیسویں حصے طوفانی دریا میں ملاحظہ کیجیے۔